اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

## بائیسواں بجٹ اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ مورخہ 24/جون 2020ء بروز بدھ بمطابق 02 ذیقعد 1441 ہجری۔



| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔ | 03 |
| 2 | دُعائے مغفرت۔ | 04 |
| 3 | رخصت کی درخواستیں۔ | 10 |
| 4 | میزانیہ بابت مالی سال 21-2020ء پر بحیثیت مجموعی عام بحث۔ | 10 |



جلد 22 ☆☆☆ شمارہ 3

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر عبدالقدوس بزنجو

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔ سردار بابر خان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 24/جون 2020ء بروز بدھ بمطابق 02 ذیقعد 1441 ہجری، بوقت شام 05 بجکر 20 منٹ پر زیرصدارت میر عبدالقدوس بزنجو، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

**جناب اسپیکر:** السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

قاری عبدالمالک صاحب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ۱۵۵ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۱۵۶ؕ
اُولٰٓئِکَ عَلَیۡہِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَرَحۡمَۃٌ ۟ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُہۡتَدُوۡنَ ۱۵۷

﴿پارہ نمبر ۲ سورۃ البقرۃ آیات نمبر ۱۵۵ تا ۱۵۷﴾

ترجمہ: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔ اور البتہ ہم آزمائیں گے تم کو تھوڑے سے ڈر سے اور تھوڑی سی بھوک سے اور نقصان سے مالوں کے اور جانوں کے اور میووں کے اور خوشخبری دے ان صبر کرنے والوں کو۔ کہ جب پہنچے ان کو کچھ مصیبت تو کہیں ہم تو اللہ ہی کا مال ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں پر عنایتیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہیں سیدھی راہ پر۔ صَدَقَ اللہُ الْعَظِیم۔

**جناب اسپیکر:** جزاک اللہ۔ جی احمد نواز صاحب۔

**میر احمد نواز بلوچ:** جناب اسپیکر صاحب! اسٹوڈنٹس کو گرفتار کیا گیا ہے آن لائن کلاسز کے خلاف اُنکا احتجاج تھا وہ اسمبلی کی طرف آرہے تھے۔

**جناب اسپیکر:** کس چیز کے خلاف؟

**میر احمد نواز بلوچ:** آن لائن کلاسز کے خلاف تو اُن کو ابھی گرفتار کیا گیا ہے لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ آپ رولنگ دیں اُن کو ریلیز کیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** وہ تو کریں گے کون ہیں؟ ہوم منسٹر صاحب نہیں ہیں۔ جی سردار صاحب۔

**سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی):** جناب اسپیکر صاحب! جو جیّد علماء کی وفات ہوئی ایک بنوری تھا، دوسرا شیعہ عالم تھا۔

**جناب اسپیکر:** کون کون تھے؟

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** جامعہ بنوریہ کے مفتی نعیم صاحب اور ایک شیعہ تھا اُنکے لئے دعائے مغفرت کرادیں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

**جناب اسپیکر:** ہوم منسٹر تو نہیں ہیں سردار کھیتران صاحب! اس کا معلوم کریں کہ کیا مسئلہ ہے اور اس کی ڈیٹیل بتا دیں اور اُنکو چھوڑ دیں۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** آپ کو بتا تا ہوں ٹھیک ہے سر! انشاءاللہ دوسرا مَیں سابق وفاقی وزیر سابق سینئر منسٹر بلوچستان، مولانا امیر زمان صاحب کو ہماری اسمبلی گیلری میں تشریف رکھتے ہیں مَیں اُن کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** مولانا صاحب کو ہاؤس کی طرف سے welcome کرتے ہیں۔ ایک منٹ، سی ایم صاحب نہیں آئے بجٹ سیشن ہے وہ کوئٹہ میں ہیں یا باہر؟

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** وہ آرہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** آرہے ہیں کل ایک میرے خیال میں چیئر نے ایک رولنگ دی تھی مورخہ 23 جون 2020ء کی اسمبلی نشست پر معزز اراکین اسمبلی نے ایوان میں صوبے کے ستائیس اضلاع میں ایجوکیشن سٹیز کی قیام کے حوالے سے محکمہ تعلیم، سیکنڈری ایجوکیشن کی جانب سے جاری شدہ نوٹیفکیشن کی بابت اپنے تحفظات کا

اظہار کیا۔اور اُنہوں نے جناب اسپیکر! سے درخواست کی کہ اِس بابت ضروری رولنگ جاری کریں۔اراکین اسمبلی کی درخواست پر جناب اسپیکر! نے رولنگ دی کہ سیکرٹری سیکنڈری ایجوکیشن بلوچستان کو آج کے date یعنی مورخہ 24 جون 2020ء کو بوقت 02:00 بجے اسپیکر چیمبر بلایا جائے تا کہ اِس بابت جناب اسپیکر! کو بریفنگ دیں۔ جو چیئر کو یہاں رولنگ دیا تھا۔ اِس سلسلے میں کل ہی یعنی مورخہ 23 جون 2020ء سیکرٹری ،سیکنڈری ایجوکیشن کوتحریری طور پر آگاہ بھی کیا گیا تھا۔آج مورخہ 24 جون 2020ء کوچیئر کی رولنگ کے باوجود سیکرٹری،سیکنڈری ایجوکیشن نے جناب اسپیکر! کو مذکورہ مسئلے پر بریفنگ دینے سے انکار کیا۔جس سے نہ صرف اسپیکر اور چیئر بلکہ تمام ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔لہٰذا سیکرٹری، سیکنڈری ایجوکیشن کے رویے کے خلاف قواعدوانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 55 کے تحت یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے حوالے کرتا ہوں۔اور یہ ہدایت کرتا ہوں کہ کمیٹی تین دن کے اندراندر اپنی رپورٹ پیش کرے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر صاحب!ایک اہم پوائنٹ آف آرڈر پر اگر آپ اجازت دیں۔

**جناب اسپیکر:** پہلے کارروائی شروع کر دیتے ہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! جس طرح آپ نے رولنگ دی کہ یہ آن لائن کلاسز کا overall ہم اس کے مخالف تو نہیں ہیں لیکن آن لائن کلاسز کے لئے تمام تر سہولیات سٹوڈنٹس کو فراہم ہونی چاہیے لیکن اب تک یونیورسٹیز نے حکومت نے کوئی ان کا بڑا خرچہ آتا ہے پیکیج لینا نیٹ کا لینا بجلی کا مسئلہ ہے لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ ہے تو اس حوالے سے حکومت نے کوئی کارکردگی نہیں دکھائی اور ابھی سٹوڈنٹس گرفتار ہوئے۔ دوسرا جناب اسپیکر!ابھی ہمارے گیٹ پر یہ بھی بڑا ایشو ہے پرائیویٹ اسکولز والے چھ سات ماہ سے ان کے اسکولز بند ہیں۔اچھا ان کے ٹیچرز کی تنخواہیں بند ہیں ان کے مکانات کے کرایوں کا بڑا ایشو جارہا ہے اب وہ بار بار انہوں نے ریکوئسٹ کی ہے احتجاج کیا ہے منسٹر صاحب سے سیکرٹری صاحب سے اچھا یہاں کوئی سننے والا نہیں ہے لوگ مطالبہ کررہے ہیں مہینوں سے بیٹھے ہوئے ہیں یہاں کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ یہ کیسی حکومت ہے جناب اسپیکر؟ ابھی وہ لوگ یہاں گیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے لئے کوئی کمیٹی بنائیں یہاں سے جائیں اُن سے ملیں یہ میری ریکوئسٹ ہے کہ کیوں اس طرح بے حسی ہورہی ہے؟ لوگ احتجاج کررہے ہیں ان کے ساتھ ملنا چاہیے اس میں کیا حرج ہے؟ تو میری ریکوئسٹ ہوگی کہ اس کے لئے جو پرائیویٹ اسکولز ٹیچرز ہیں بیچارے چھ سات ماہ سے خوار ہورہے ہیں اُن سے ملیں، اُنکے لئے حکومت کوئی پیکیج کا اعلان کرے،کوئی طریقہ کار بنالیں؟

thank you sir

**ملک نصیر احمد شاہوانی:** جناب اسپیکر! یہ ملازمین آج چوتھا دن ہے بیٹھے ہوئے ہیں اور رات بھی یہاں گزارتے ہیں ہم اپوزیشن کے دوستوں نے تو ان سے ملاقات کی ہے۔ وہ باہر کھڑے ہیں اگر ان کو گرفتار کرنا ہے تو ان کو لیجاؤ اگر ان کا مسئلہ ہے کم از کم اس حکومت میں کوئی زندہ کوئی مردہ۔ یہاں سے جائیں ان دوستوں سے بات کریں۔

**جناب اسپیکر:** جی فنانس منسٹر صاحب! آپ کو کچھ معلومات ہیں اس پر۔ جی ثناء صاحب۔

**جناب ثناءاللہ بلوچ:** جناب اسپیکر! جس طرح میرے دوستوں نے ذکر کیا ہے جناب سب سے پہلے بات تو یہ ہے کہ بلوچستان میں بجلی کی صورتحال بھی آپ کے سامنے ہے بلوچستان میں انٹرنیٹ کی connectivity کی صورتحال بھی آپ کے سامنے ہے۔ بلوچستان کے تینتیس کے قریب اضلاع میں سے اس وقت نو اضلاع میں تو بالکل ہی انٹرنیٹ یا 3G پر پابندی ہے۔ 3G بہت ہے 3G نہیں ہے۔ تو ہمارے جو نوجوان ہیں کرونا کے باعث تعلیم کے حوالے سے جو بڑا مسئلہ درپیش آیا ہے۔ ہم اِسی لیئے ہمیشہ کہتے تھے آپ کو یاد ہوگا کہ پہلے دن اسمبلی کے اجلاس میں ہم آئے ہم نے کہا کہ پیسے جو بلوچستان میں، جو بلوچستان کے وسائل ہیں وہ بلوچستان میں تعلیم پر ٹیکنالوجی پر advancement پر انفارمیشن ٹیکنالوجی پر تا کہ دنیا کے دیگر قوموں کے برابر ہم آسکیں۔ اس کا اندازہ ہمیں ہو گیا کہ جب کرونا آیا تو ہمارے ہاں connectivity کی یہ صورتحال ہے کہ ہم اپنے بچوں کو کہتے ہیں کہ گھر پر بیٹھ کر آن لائن کلاسز لیں اگر کسی کے پاس وہ سہولت ہے Net ہے تو بجلی نہیں ہے بجلی ہے تو Net نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ لوگوں کے پاس اتنے جو گائیڈ ہیں یا موبائل فونز ہیں یہ غریب بچوں کے پاس available نہیں ہیں۔ اور اُسکے اوپر مطلب پورے پاکستان میں یکساں پالیسی جب بنائی جاتی ہے اُسکا اطلاق بلوچستان پر ہو ہی نہیں سکتا۔ بلوچستان کے زمینی حقائق باقی پاکستان سے مختلف ہیں۔ غربت کے اعتبار سے ٹیکنالوجی کے حوالے سے کیسکو کوئٹہ میں جب خود میں بیٹھتا ہوں رات کو کام کرتا ہوں۔ چھ سے سات گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ ہم کوئٹہ میں بیٹھ کے مَیں انٹرنیٹ پر اپنا کام نہیں کر سکتا۔ اِتنی سہولیات کے باوجود آپ اندازہ کریں کہ ایک عام بچہ ایک عام نوجوان ایک عام ہماری بیٹی وہ کیسے آن لائن ایجوکیشن سے فائدہ لے سکتی ہے۔ حکومت بلوچستان کو ایچ ای سی کے ساتھ اس مسئلہ کو سنجیدہ بنیادوں پر دیکھنا چاہیے حکومت بلوچستان کو اس پر ایک ایمرجنسی میٹنگ بلانی چاہیے تھی حکومت بلوچستان تمام کالجز کو اسپیشل پیکجز دینے چاہیے تھی۔ ایمرجنسی بیسز پر پیسے ریلیز کیئے جانے چاہئے تھے۔ اگر تمام بچوں کو آن لائن پڑھانا ہے اگر آپ بینظیر انکم اسپورٹس پروگرام سے ستر کروڑ اَسی کروڑ روپے ہم راشن کی مد میں دے سکتے ہیں ہم

بچوں کو کہتے کہ وہ اپنے فون نمبرز بھیجتے آپ ان کو پانچ سے دس ہزار روپے کا آن لائن پیکیج بھیج دیتے possibilities ہیں۔خدا نے بہت کچھ دیا ہے بلوچستان کو ہم اپنے بچوں کے لئے بہت کچھ کر سکتے تھے۔کبھی مِل بیٹھتے نہیں ہیں کبھی چیزوں پر بات نہیں کرتے ہیں۔رہی بی ایم سی کی بات ملک نصیر صاحب نے آپ کے ساتھ بات کی۔ جناب ہمارے لیئے افسوس کا مقام ہے کہ اس ایوان میں بی ایم سی کے اساتذہ بی ایم سی کے اسٹوڈنٹس کے ساتھ ہم نے یہ وعدہ کیا کہ ایک سے ڈیڑھ مہینے میں آپ کا amendment Bill آجائے گا۔ جو بھی ایشوز ہیں گورنمنٹ آف بلوچستان نے ایڈمٹ کیا۔ ہمارے دوستوں نے ایڈمٹ کیا۔آج پھر سات مہینے گزر گئے ۔لوگ اس دروازے پر آکر کے بار بار دستک دیتے ہیں۔ یہ انصاف کا دروازہ مذاق بن گیا ہے۔ اس آن لائن کلاسز کے لئے بچے آتے ہیں۔اُٹھا کے لے جاؤ اُنکو۔ بی ایم سی سے آئے ہیں ملک نصیر صاحب نے کہا کہ وہ بھوکے پیاسے بیٹھے ہیں۔اُن سے آپ پوچھتے نہیں ہیں۔ پرائیویٹ اسکولز کے حوالے سے کوئی بچے جو یہاں انکے اساتذہ احتجاج کر رہے ہیں۔ یہ میرے خیال میں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس پر بات کریں۔ کوئی ان سے بات کر کے طریقہ نکالیں۔ہم انکو incentives دے سکتے ہیں۔فیڈرل گورنمنٹ نے تیس سے پینتیس ارب ہمارے ہڑپ کر لیئے ہیں این ایف سی کے نہیں دے رہے ہیں۔اگر ہم تھوڑی سی بھی ہمت کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ہم ہاتھ جوڑتے ہیں آپ کے ساتھ کہ ہم وہ پیسہ آپ کو واپس دلا سکتے ہیں۔ یہ پیسہ تیس سے پینتیس ارب روپے یہ پرائیویٹ اسکولوں کو جا سکتا تھا یہ بچوں کی انٹرنیٹ connectivity technological advancement کی طرف جا سکتا تھا۔ یہ بی ایم سی کے مسائل کی طرف جا سکتا تھا۔آپ ہمارے ساتھ کم ازکم بیٹھنے کے لئے آپ اپوزیشن کو ملائیں اپنے ساتھ محترم اراکین اسمبلی کو ملائیں اور بچوں کو ملائیں۔ یہ حکومت کا کام negotiations ہوتے ہیں discussions ہوتے ہیں dialogues ہوتے ہیں۔تو آپ نے صحیح کہا فنانس منسٹر صاحب سے مَیں اُن سے گزارش کرتا ہوں کہ خدارا اِن معاملات کو اس طرح خراب ہونے نہیں دیں۔لوگوں کا اعتماد حکمرانی اور اِن اداروں سے اُٹھتا جا رہا ہے۔ لوگوں کی اسمبلیوں سے اعتماد اُٹھتا جا رہا ہے اس لئے لوگ دوبارہ پہاڑوں کا رُخ کر رہے ہیں۔شکریہ جی۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔جی ظہور صاحب۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ خزانہ):** سب سے پہلے تو میں یہ وضاحت کر دوں کہ جو ستائیس ڈسٹرکٹس کورٹس میں PPP-mode پر ایجوکیشن سٹی کی بات ہو رہی تھی کل اور اسپیکر صاحب! نے سیکرٹری ایجوکیشن کو طلب کیا تھا۔اُس میں خیر حکومتی مؤقف نہیں لیا گیا۔لیکن مَیں اس چیز کی وضاحت کر دوں کہ کیبنٹ میں یہ بات

discussion ہوئی تھی اس بات کی کہ اس کو اس کی extend کر کے پورے صوبے کو اس کی jurisdiction پر لا دی گئی ہے جہاں پر بھی گورنمنٹ پچاس ایکڑ زمین مہیا کر سکتی ہے اور جہاں پر پرائیویٹ اداروں کو invite کر سکتی ہے۔تو وہاں جو ہے یہ invoke ہوگا اور یہ لاگو ہوگا۔

جناب اسپیکر: ظہور صاحب! اس میں مسئلہ یہ ہے کہ چیئر نے جو رولنگ دی ہے یہ استحقاق بن جاتا ہے اسمبلی کا۔سیکرٹری کو کم از کم آ کر یہاں یہ چیزیں بتا دینا چاہیے کہ یہ چیزیں آپ نے کہا۔میں آیا ہوں۔میں نے یہ چیزیں۔یہ چیزیں ہیں۔یہ جو situation یہ کیوں بنایا۔اگر اس طرح اگر سیکرٹریز یہ نہیں کر سکتے تو کسی نے سیکرٹری کو بے عزت کرنے کے لیے نہیں بلایا ہے۔صرف رپورٹ مانگنے کے لیے۔یہ پورے ہاؤس کا استحقاق ہے۔میرے خیال میں کیبنٹ اس پر سخت decision لے۔

وزیر محکمہ خزانہ: جناب اسپیکر! اس پر آپ نے رولنگ دی ہے definitely۔۔۔

جناب اسپیکر: میں نے نہیں دی مجھ سے پہلے جو چیئر پر بیٹھے تھے اُنہوں نے رولنگ دی ہے۔

وزیر محکمہ خزانہ: اسمبلی کی اپنی استحقاق ہے اور تمام سیکرٹریز حکومت جتنے بھی ادارے ہیں گورنمنٹ کے سب کو اسمبلی کی پابند ہونا چاہیے۔اس میں definitely استحقاق کمیٹی اسے بلا کر اس کو جواب طلبی کریں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔جو حقائق ہوں گے اس پر ہم۔

جناب اسپیکر: نہیں گورنمنٹ بھی اس کو دیکھے اور کیبنٹ بھی کیونکہ اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوتا ہے تو پوری کیبنٹ کا استحقاق ہے آپ اپنی طرف سے علیحدہ دیکھیں اس کو۔

وزیر محکمہ خزانہ: ٹھیک ہے اس پر غور کریں گے اور اس کو دیکھیں گے۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ ظہور صاحب۔

وزیر محکمہ خزانہ: ملازمین کی بات کی معزز رکن نے وہ اس طرح ہے کہ گورنمنٹ نے جب دو تین دفعہ ان کے ساتھ مذاکرات کیے ہیں۔تو اس in principly گورنمنٹ نے ایگری کی ہے کہ یونیورسٹیوں کی جو ایکٹ ہیں اُنکو ہم amend کریں گے۔ نہ صرف ایک یونیورسٹی کے بلکہ ہمارے جتنے بھی نو پبلک سیکٹرز یونیورسٹیز ہیں سب کے Act کو ہم standardize کر رہے ہیں۔اور جب Act standardize ہوگا تو ان کے معاملات جو ہیں حل ہوں گے۔اب چونکہ کورٹ 19 تک،تین چار مہینے جو ہیں ساری چیزیں منجمد ہو کر رہ گئی تھیں تو یہ معاملہ بھی رک گیا تھا۔تو انشاء اللہ اس کو priority پر لیں گے۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ۔ایک اور چیز جو۔وہ سردار کھیتران صاحب اس پر آئی جی صاحب سے بات

کریں کہ کیا مسئلہ ہے۔وہ ہو جائیں گے۔ایک اور چیز۔میرے خیال میں ابھی کارروائی شروع کرتے ہیں۔وہ بناتے ہیں چیف منسٹر صاحب آ جائیں۔چیف منسٹر کیا کہتا ہے۔جی میر اختر حسین لانگو۔

**میر اختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! کسی کا بھی کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو وہ اسمبلی کے سامنے ایک علامتی مظاہرہ یا اسطرح کے چیز کرتے ہیں میرے خیال سے آپ رولنگ بھی دیدیں کہ آئندہ اسمبلی کے سامنے کسی بھی مظاہرین کو یہ گرفتار کرنے کی جو روایت اس موجودہ حکومت نے ڈالی ہے وہ یہ ختم کر دیں کیونکہ یہ۔

**جناب اسپیکر:** چیف منسٹر صاحب آ جائیں پھر اس پر۔

**میر اختر حسین لانگو:** یہ اسمبلی بلوچستان کے لوگوں کا ہے۔

**جناب اسپیکر:** ہاں اگر گرفتار کرنا ہے تو سائیڈ پر کریں۔

**میر اختر حسین لانگو:** یہاں بیٹھے ہوئے نمائندے یا جتنے معزز اراکین ہیں ہم بلوچستان کے لوگوں کو represent کر رہے ہیں اگر وہ ہمارے اس ہاؤس کے سامنے اپنا مدعا اپنے مسائل لے کر نہیں آئیں گے تو جناب اسپیکر! وہ کہاں جائیں گے۔وہ بندوق لے کر پہاڑوں پر چلے جائیں کیا۔ تو مہربانی کر کے آپ رولنگ دیدیں کہ اسمبلی کے سامنے آئندہ کسی کو گرفتار نہ کیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ ابھی اس میں یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب آ جائیں پھر اس پر بات کریں گے۔

**محترمہ بشریٰ رند(مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ اطلاعات):** تو میں نے گورنر صاحب کو کہا کہ آپ ایک لیٹر جو ہے سی ایم صاحب کو لکھ دیں تاکہ وہاں سے کچھ funds issue کیے جائیں۔تو میرا خیال ہے کہ اگر آپ یہاں سے بھی اس چیز کی takeup کریں گے تو یہ زراء جلدی ہو جائیگا کیونکہ اس کو دو مہینے گزر چکے ہیں thank you

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ میڈم۔نہیں ابھی اسمبلی کی کارروائی شروع کرتے ہیں سارے ضروری ہیں اس طرح تو اسمبلی کی کارروائی نہیں ہوگی۔

**میر محمد اکبر مینگل:** جو مشیر اور سیکرٹری خزانہ ہیں اُن کی بھی رکنیت معطل کر دی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ بلوچستان کی کامیابی ہے اور بلوچستان ہائی کورٹ کا جو فیصلہ ہے وہ بلوچستان کے عوام کی امنگوں کے مطابق ہے

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ اکبر جان۔ایک بڑا میں نے محسوس کیا ہے یہاں چیئر نے محسوس کی ہے کہ ہمارے ممبرز جب بھی باہر جاتے ہیں تو چیئر پر اسپیکر بیٹھتا ہے تو وہ ایسے آتے ہیں جیسے میزان چوک پر گھومنے آ رہے ہیں۔بالکل چیئر کو مخاطب نہیں کرتے ہیں۔اجازت نہیں لیتے ہیں۔تو آئندہ جب چیئر پر کوئی بیٹھا ہوا اور

کوئی باہر سے آتا ہے جس طرح ابھی دیکھیں ترین صاحب بھی آ رہے ہیں بالکل چیئر کی طرف دیکھتے بھی نہیں ہیں۔ تو kindly چیئر کو مخاطب کریں چیئر سے اجازت لازمی لیں۔ یہ جدھر بھی ہوتا ہے ایک احترام ہوتا ہے سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار یار محمد خان رند صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج تا 27 جون کی نشستوں میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج تا 26 جون کی نشستوں میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب اسپیکر:** لوکل گورنمنٹ کو تو لازمی موجود ہونا چاہیے تھا بجٹ ہے اس کو تو ہم نہیں چھوڑیں گے۔ کچھ نہیں ملا ہے تو احتجاج کریں چھٹی کیسا کر رہا ہے۔ لوکل گورنمنٹ کا منسٹر ہے بہت سے سوالات ہیں اس کے اوپر بھی منظور کر دیں؟ چلو چھٹی منظور کر دی۔ ظہور کہتا ہے منظور نہیں کریں منسٹر کو موجود ہونا چاہیے اسی طرح ہے ظہور جان؟ منظور ہو گیا۔ چلو منظور ہو گیا۔

**سیکرٹری اسمبلی:** محترمہ ماہ جبین شیران صاحبہ نے مطلع فرمایا ہے کہ نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

**جناب اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت کرنے کی درخواست دی ہے۔

**جناب اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔ thank you

**میزانیہ بابت مالی سال 2020-21ء پر عام بحث**۔ جو اس پر بحث کرنا چاہتا ہے میرے پاس۔ کل کتنے بجے ہیں اپنا نام بھیج دیں عبدالواحد صدیقی صاحب۔ جی سی ایم صاحب پتہ نہیں کب آئیں خزانہ بیٹھا ہوا ہے سی ایم صاحب 4 بجے کا اجلاس ہے ابھی 6 بج رہے ہیں فنانس منسٹر صاحب اس کا۔ نہیں رول تو ہے کم از کم چیف منسٹر تو جواب دیں کل وہ final speech دیگا کم از کم وہ بتا دیگا کہ کیا کمی بیشی ہے بجٹ میں کم از کم کون نوٹ کرے گا آپ پر تو کوئی ٹرسٹ نہیں کرے گا کہ۔ فنانس منسٹر صاحب آپ نوٹ کر رہے ہیں۔ پھر آپ کی بات کو وہ کریں گے جو بھی تجویز ہوگا فنانس منسٹر صاحب پھر آپ سے کام مانگیں گے؟ جواب نہیں چاہیے۔ جی

مُکھی شام لال صاحب۔

جناب مُکھی شام لال: جناب اسپیکر صاحب! شکر سر یہ بڑی ظلم کی بات ہے اس اسمبلی میں۔ ہمیں آتے ہوئے بھی بڑا افسوس ہوتا ہے کہ جہاں minorities ممبروں کی کوئی حیثیت نہیں خواتین ممبران کی کوئی حیثیت نہیں ہے جتنا بجٹ ان لوگوں نے ۔ یہ فنڈ ایسے بانٹتے ہیں جیسے کہ گورنمنٹ آف بلوچستان کے نہیں ہیں ان کی ذات کے فنڈز ہیں۔ یہ ہم لوگوں کے ساتھ کیوں اسطرح زیادتی ہے ہمیں تیسرا حصہ۔ وہ کہتا ہے جی میری صرف ٹوٹل دو اسکیمیں کرائیں دو کروڑ روپے میں۔ 13 کروڑ روپے کا ہم لوگوں نے سب کے ساتھ commitment کیا دو کروڑ روپے جی۔ اس سے بہتر ہے پورا بلوچستان کو minority کو دینے کے لیے تو ہم کہاں جائیں؟ ہمیں تو پتہ ہی نہیں احتجاج کرتے ہیں تو کوئی سننے والا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: minority کا اتنا بڑا دنیش کمار بیٹھا ہوا ہے۔

جناب مُکھی شام لال: میں دنیش کی بات سر نہیں کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: دنیش وزن کے حساب سے فنڈ لے گیا۔ جی مکھی صاحب۔

جناب مُکھی شام لال: سر! میں اپوزیشن ممبروں کی بات کرتا ہوں حکومت کی بات نہیں کرتا دنیش کی بات نہیں کرتا۔ اس کا اپنا ہے مگر میں گورنمنٹ کی بات کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: پتہ نہیں فنڈ زمل رہے ہیں نہیں لیکن وزن بڑھتا جا رہا ہے۔

جناب مُکھی شام لال: سر! جو لوگوں کو اربوں روپے فنڈ ز ملتے ہیں یہ کہاں کا انصاف ہے یہاں ہمیں بتائیں یا تو ہمیں یہاں سے فارغ کریں اگر خواتین ممبر نہیں ہیں سینٹ میں ہم سے پورا ووٹ لیا جاتا ہے الیکشن میں آتے ہیں جب فنڈوں کا ٹائم آتا ہے تو ہمارے ایسی کٹوتی تیسرے نمبر پر چلے جاتے ہیں وہ بھی ایسے کہ خدا کے نام پر ہم لوگوں سے لے رہے ہیں اور خود اربوں روپے کے ان لوگوں نے سارے دھندے بنائے ہوئے ہیں کورونا ان لوگوں سے، نہ ان سے کورونا کنٹرول ہوتا ہے نہ ان سے آج کل کینسر ہاسپٹل ہے نہ وہ بنتی ہے خالی یہاں ہم لوگوں کے ساتھ ظلم ہے اور مینارٹی کیساتھ ظلم ہے اور خواتین کیا ممبر نہیں ہیں؟ یہ انتہائی سر ظلم کی بات ہے ہمیں بڑا افسوس ہے کہ اس قسم کے اگر حرکت ہے تو ہمیں بالکل فارغ کریں یہ سیٹیں ہی نہ رکھیں۔ یہ کیا ہے گورنمنٹ سر صرف ان لوگوں کی ہے یہ فنڈز عوام کے پیسے نہیں ہیں کیا یا سر گورنمنٹ والوں کے پیسے ہیں یہ ہم پر احسان کرتے ہیں یہ لوگ۔ یہ ظلم ہے سر ہم تو سر اس حساب سے میں کہتا ہوں کہ یہ انتہائی ہم لوگوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہیں اور یہ لوگ اپنے کو جس طرح سمجھتے ہیں کہ ہم اس طرح نہیں چلے گا کام سر۔ مگر پھر بھی میں اس

لیے تھوڑا سا سردار کھیتران صاحب اور ضیاء صاحب کل ان لوگوں نے اپنی speech میں بھی کہا تھا تھوڑی امید رکھتے ہیں کہ اس طرح اگر نہیں ہوا تو شاید ہم اس اسمبلی میں نہیں آئیں گے سر بیٹھیں گے نہیں اس اجلاس میں نہ ہماری بیٹھنے کا کوئی فائدہ ہے اور میں اس بات پر ہمارے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے میں بائیکاٹ کرتا ہوں اور ہم اجلاس میں، اسمبلی میں نہیں آئیں گے۔

**جناب اسپیکر:** دنیش کے وزن سے پتہ چل رہا ہے کہ فنڈز اچھے خاصے مل رہے ہیں۔ آپ کا ٹائم آئے گا آپ بات کریں ٹھیک ہے دنیش خان۔ سارے واک آؤٹ کر کے چلے گئے بات کرنے کون جائیگا۔ کس چیز کا واک آؤٹ ہے ٹوکن ہے یا جاری ہے کارروائی غیر معینہ مدت کے لیے وہ نہیں کریں؟ جی گورنمنٹ کی طرف سے کون بات کرنے جائیگا وہ واپس آ جائیں ٹوکن پر گئے ہیں۔ آپ بات کریں گے آپ نے کل بات کی ہے نہیں وہ واپس آ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ سردار کھیتران نے کہا ہے کہ ہم اپوزیشن کو نوازیں گے۔

**سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی):** سر! میں واپس آ کر وضاحت کرتا ہوں کہ کیا ڈائیلاگ ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر:** انہوں نے آپ کی تعریف کی ہے۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** اُس کمیٹی میں مَیں بھی تھا ان کے ساتھ ڈائیلاگ ہوئے تو میں تھوڑی سی وضاحت دے دوں کوئی مسئلہ نہیں۔

**جناب اسپیکر:** چلو بجٹ پر discuss کون کریگا۔ بازئی صاحب کریں گے۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** بجٹ پر بات جو بھی کرے گا میں اپنے بجٹ پر پھر بعد میں۔ اس کے بعد میں پھر اپنے بجٹ پر بھی تھوڑا سا حال و احوال کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** ابھی بجٹ پر کریں۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** وہ آ جائیں سر۔

**جناب اسپیکر:** وہ تو ٹوکن میں گئے ہیں۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** نہیں دنیش جاؤ لے آؤ۔

**جناب اسپیکر:** وہ آ رہے ہیں آ رہے ہیں۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** واپس آ رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** میں نے کب آرڈر دیا ہے کہ اتنے بڑے وزن کے ساتھ آپ جائیں اچھا باہر ہے آپ لوگ

تعریف کرلیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے معزز اراکین اسمبلی ٹوکن واک آؤٹ ختم کرکے واپس آ گئے اور ان کے لئے ڈیسک بجائے گئے)

**جناب اسپیکر:** یونس تو بہت غصے میں واپس آیا پتہ نہیں اسمبلی میں بہت غصے سے آ رہے ہو۔ جی زیرے صاحب ہو گیا اس کا۔ یہ اپنا سی ایم صاحب کو دیکھیں ماحول کا وہ نہیں ہے جب تک چیف منسٹر ہوں۔ تاکہ فنڈ نہیں ملیں کم از کم بات تو سنیں۔ فنانس منسٹر صاحب آپ چیف منسٹر کو دیکھ لیں۔ جی آپ نے بات کرنی ہے بجٹ پر۔ سب پر کرلیں بجٹ بھی اسی کو کہتے ہیں۔ جی محترمہ آپ نے بات کرنی ہے بجٹ پر؟

**محترمہ شکیلہ نوید نور قاضی:** یہاں اس سیٹ پر بیٹھ کر مَیں ملک ناز کیلئے انصاف لوں گرلز کیلئے لوں یا مَیں اُس ماں عارفہ کیلئے لوں جسے قتل کیا گیا۔ مَیں کس کیلئے انصاف لوں؟ آج بی ایم سی کی میری بچیاں باہر بیٹھی ہیں۔ مَیں انکے سامنے جا نہیں سکتی۔ مَیں نے کتنی اُنکا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کی۔ وہ بھی ایک عزت دار گھرانے کی بچیاں ہیں۔ وہ ایسے آ کر روڈوں پر نہیں بیٹھی ہیں۔ یہاں سب کہتے ہیں ہمارے علاقوں میں intervene ہو رہا ہے۔ ہمارے علاقوں میں جو ہے ناں یعنی جتنے بھی فنڈز تقسیم ہو رہے ہیں۔ یہ غیر منصفانہ ہیں۔ یہ من پسند لوگوں کا ہے۔ انکا رونا اپنی جگہ بالکل بجا ہے۔ لیکن ہم minorities, reserve seats والے ہم کہاں جا کر رَوئیں؟۔ کیا ہمیں constitution نے۔ کیا ہمیں الیکشن کمیشن آف پاکستان نے notify نہیں کیا ہے؟ جناب اسپیکر! یہاں جب بھی ہم احتجاج پر نکلتے ہیں۔ تو وعدے، دعوے بہت سے ہوتے ہیں۔ لیکن جائیں تو جائیں کہاں؟ اگر یہ مسائل حل ہوتے تو میرا خیال ہے آج دوبارہ ہماری بچیاں باہر سے گرفتار نہ ہوتیں۔ جناب اسپیکر! مَیں نے کھیتران صاحب سے کل کہا۔ پہلے بلوچستان میں اس طرح کے المناک واقعے شاید نہیں ہوتے تھے۔ جو ہمارے پشین میں recently واقعہ ہوا۔ جو ہمارے تربت میں واقعے ہوئے۔ تو جہاں اتنا استحصال ہو رہا ہے۔ وہاں ہم اپنا کہاں رونا روئیں؟ بجٹ میں کہتے ہیں کہ غیر منصفانہ ہے۔ جیسے میرے بھائیوں نے minorities کی بات کی یہاں میری بہنیں بیٹھی ہیں۔ overall مَیں تمام پارٹیز کی بہنوں کی بات کرونگی۔ مَیں اس وقت آپ کی یعنی sorry جو حکومت ہے موجودہ۔ اُس میں موجود خواتین کی rights کی بات کرونگی۔ کہ اُنکے ساتھ بھی ہوئی ہے یہ غیر منصفانہ فنڈز کی تقسیم۔۔ (ڈیسک بجائے گئے) میں صرف اپنی ذات کی بات نہیں کرونگی۔ صرف ایک کو دینے سے آپ سب کو ایک ترازو میں نہیں تول سکتے۔ بائیکاٹ کریں گے۔ واپس ہمیں لیکر آئیں گے۔ مَیں شکیلہ نوید بالکل مجھے آپ فنڈز نہ دیں۔ اگر آپ کو یہاں ہماری

as a reserve ضرورت نہیں ہے۔ اس حکومت کو۔ جو thirty three participation of women fifty two percent of population of Pakistan. آپکے بلوچستان میں سب سے زیادہ خواتین کی تعداد۔ اگر ہماری یہاں اس ایوان میں نہیں سُنی جاتی۔ تو مَیں برمیش کیلئے کیا انصاف مانگوں۔ مَیں بی ایم سی کی بچیوں کیلئے کیا انصاف مانگوں؟۔ مَیں کلثوم کیلئے کیا انصاف مانگوں؟۔ ملک ناز کیلئے مَیں کیا انصاف مانگوں؟۔ جہاں پر ہم خود اتنے deprived ہیں۔ جہاں پر ہمیں اتنا mental stress دیا جاتا ہے۔ جہاں پر ہمیں ((as a MPA Provincal Assembly) اس ایوان کا حصہ نہیں مانا جاتا۔ تو مَیں اُنکے سامنے کیا منہ لیکر جاؤں؟ مَیں وہاں اُن ماؤں کو کیا جواب دوں جو آٹھ آٹھ کلومیٹر جا کر پانی لاتی ہیں؟ مَیں اُن بچیوں کو کیا جواب دوں جو آفٹر پرائمری ایجوکیشن اُنکے پاس اسکولز نہیں ہیں پڑھنے کے لیئے۔ آفٹر مڈل اُنکے پاس ہائی اسکول نہیں ہیں۔ کالجز نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو اُنکے پاس بسیں نہیں ہیں۔ ابھی آپ نے ایئر ایمبولینسز کا تو بڑا اعلان کیا۔ اگر آپ منصفانہ تقسیم کرتے پانچ پانچ well equipped oxygens آپ ذرا دے دیتے ایمبولینسز دے دیتے ڈسٹرکٹس کو۔ بجائے اسکے کہ جہازوں میں اُڑانے کے۔ جب تک وہ اپنے ڈسٹرکٹ سے کوئٹہ تک آئے گا۔ وہ تو وہیں جاں بحق ہو جائے گا۔ آپ کے روڈ ایکسیڈنٹس ہیں۔ پہلے مَیں نے کہا killer highway۔ سب سے زیادہ جتنے شہداء ہیں اس killer one way track۔ آپ اُنکو انصاف کہاں سے دیں گے وہ یتیم بچے وہ بیوائیں وہ کس کے پاس جائیں گے جب کہ ہم یہاں reserve-seats پر بیٹھے ہوئے ہیں ہماری کوئی شنوائی نہیں ہوتی تو مَیں اُن بیچاروں کیلئے کیا انصاف مانگ سکتی ہوں؟ مجھے بھی اس سیٹ پر بیٹھنے کا کوئی حق ہی نہیں ہے اور مَیں احتجاجاً یہ تمام بجٹ جتنے سیشنز ہونگے آئندہ مجھے notify کیا ہے الیکشن کمیشن آف پاکستان نے یہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کا احسان نہیں ہے مجھ پر اُس عوام کا احسان ہے جس کی وجہ سے مَیں اگر آئی ہوں reserves پر بھی آئی ہوں اپنی پارٹی کی طرف سے باعزت طریقے سے ہم اس سرزمین کو خون دیکر آئے ہیں کوئی ہم بیگمات یہاں اپنے گھروں سے ایسے اُٹھ کر نہیں آئے۔ ایک سیاسی تگ ودو میں ہم ہو کر آئے ہیں سیاسی پارٹیوں سے ہم کام کر کے آئے ہیں ہم اپنی خواتین کے mandate لیکر آئے ہیں اگر ہماری یہاں شنوائی نہیں ہے تو آج کے بعد بالکل ابھی سے جتنے reserve کے۔ مَیں آئندہ اجلاس وہاں بیٹھ کر کیونکہ میری یہاں بیٹھنے کی حیثیت نہیں۔ ۔(ڈیسک بجائے گئے) وہ مَیں سامنے آ کر بیٹھونگی۔ اور تمام اجلاس attend کرونگی۔

**جناب اسپیکر:** جی کھیتران صاحب آپ کو چیئر دی کیا بات کریں گے اس اسمبلی پر، بجٹ پر؟ جی

سردار صاحب۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** مجھے فلور دے رہے ہیں؟

**جناب اسپیکر:** جی۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** شکریہ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے تو آپ نے میری ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ بچّوں کا کیا مسئلہ ہے اور میرے فاضل دوستوں نے کہا کہ اس پر آپ کی رولنگ آنی چاہیے کہ آئندہ گرفتاری اور ہم مان لیتے ہیں اس پر مَیں اتفاق کرتا ہوں لیکن جہاں تک اسمبلی کا ڈیکورم ہے اسمبلی کی ایک عزت ہے اُس سے ہٹ کر کہیں پر بھی protest کریں۔ ہم پُر امن protest میں۔ مَیں گارنٹی دیتا ہوں کہ صوبائی حکومت کسی کو disturb نہیں کریگی۔ لیکن جو آج کا واقعہ ہے۔ یہ جو بچّے بچّیاں arrest ہوئی ہیں۔ اس میں ساٹھ میل اور چھ فیمیل ہیں۔ انہوں نے کوشش کی ہے کہ اسمبلی کے premises کے اندر آئیں۔ آپ اپنے سارجنٹ ایٹ آرمز وغیرہ۔ یہ آپ اپنے سیکورٹی سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔ کس بنیاد پر انکو arrest کیا گیا۔ اور مَیں شیورٹی دیتا ہوں کہ اُنکو اِنشاء اللہ جلد ہم ریلیز کر دیں گے۔ کوئی کیس نہیں بنے گا۔ لیکن ہم نے صرف اسمبلی کا ڈیکورم اور آپ جو ہمارے یہ معزز ممبران ہیں یا جو اس کا سلسلہ ہوتا ہے اسمبلی کا۔ اُس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے گرفتاریاں کی ہیں۔ جس میں ساٹھ میل اور چھ فیمیل ہیں۔ فیمیل کو ہم نے وومن پولیس اسٹیشن میں شفٹ کیا ہے انشاءاللہ ایک، دو گھنٹے میں ہم سب کو ریلیز کر دیں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ سردار صاحب۔۔ (مداخلت)۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** جی؟ آپ میل ہیں اس لیئے آپکو کیا پتہ ہے فیمیل کا آپ کو دکھا دیں گے وومن پولیس اسٹیشن مَیں ہوم منسٹر کو نہیں کہا مجھے بات کر لینے دیں۔ پھر کر لیتے ہیں۔ (شور)

**جناب اسپیکر:** آپ بھی احتجاج کر رہے ہیں؟ جی یہاں احتجاج ہو رہا ہے یا انکو منا رہے ہیں؟ بیٹھ جائیں اُدھری (مداخلت۔شور) آپ لوگ بھی بیٹھ جائیں ناں احتجاج میں۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** آپ میری بات کمپلیٹ سُن لیں۔ پھر آپ لوگوں کو احتجاج کا حق ہے۔ ہم تو نہیں روک سکتے آپ کو۔۔ (مداخلت۔شور) نہیں نہیں غلط باتیں مت کروناں۔ کس چیز کا ساتھ ہوں؟ مَیں تو کہہ رہا ہوں تم غلط بات کرتے ہو ناں ایسا نہیں کریں۔

**جناب اسپیکر:** کھیتران صاحب! تو کسی اور چیز پر بات کر رہا ہے۔ جی سردار صاحب آپ لوگ پلیز اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔ دنیش! اس طرح نہیں آئیں گے (مداخلت۔شور) تو آپ کو کوئی پاور دیا گیا ہے کہ منالو میرے

خیال میں میڈم! آپ لوگ بیٹھ جائیں۔کوئی کمیٹی اگر چیف منسٹر بناتا ہے۔ پہلے ان سے مذاکرات کرتے ہیں۔ اگر آپ لوگوں نے انکے ساتھ بیٹھنا ہے تو بیٹھ جائیں۔اگر اُدھر چیئر پر بیٹھیں تاکہ کارروائی شروع کریں۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** ظہور! میں بات کر رہا ہوں. ایک منٹ مجھے complete کرنے دیں۔

**جناب اسپیکر:** سردار صاحب! ختم کریں پھر فنانس منسٹر صاحب۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** جناب اسپیکر صاحب! دوسرا پوائنٹ ہمارے فاضل دوست شام لال صاحب نے raise کیا کہ جی فنڈ کا مسئلہ ہے۔تو مَیں کمیٹی کا چیئرمین تھا۔ ضیاء لانگو صاحب، زمرک خان صاحب، اصغرخان اچکزئی صاحب۔ ہماری ان کے ساتھ بات چیت ہوئی۔

**جناب اسپیکر:** کیا بات ہوئی؟

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** حلقوں کے حوالے سے بہت ساری چیزیں تھیں۔ پہلے یہ آئے وہاں سی ایم صاحب کے ساتھ ملک سکندر صاحب کی سربراہی میں۔ وہاں بات چیت ہوئی۔ جیسے ثناء صاحب نے کہا کہ ہر چیز dialogue سے۔تو اُس میں ہم نے بہت ساری چیزیں طے کیں۔اب پی ایس ڈی پی جو بھی ہے جناب اسپیکر! اُس میں بہت ساری چیزیں misprint بھی ہیں۔duplication بھی ہے۔اور کچھ میں کچھ چیزیں رہ گئی ہیں۔تو مَیں کل ان بیبیوں کے پاس گیا ہوں۔ باقی ساتھیوں کے پاس گیا ہوں۔کہ کسی کی بھی ہم دیکھیں فنڈ ہمارا نہیں ہے۔ ہمارے حلقوں کا ہے۔ ہم ضرور تجاویز دے سکتے ہیں کہ یہ ہونا چاہیے ہمارے حلقے میں۔ کیونکہ ہم نمائندگی کر رہے ہیں حلقے کی، viable ہیں۔کہیں پر اسکول مسنگ ہے۔کہیں پر ہاسپٹل کا مسئلہ ہے۔کہیں پر روڈ ہیں۔کہیں پر واٹر سپلائی ہے۔تو ہم نے اپنے فاضل دوستوں سے عرض کی۔مَیں نے خود جا کر اُنکے چیئرز پر۔کہ جی اگر کسی کی کوئی اسکیمیں جو اُنہوں نے تجویز دی ہے۔ وہ اگر viable تھیں۔ مسنگ ہے۔تو مہربانی کر کے آپ لوگ وہ لسٹیں بنا کر۔مَیں نے اپنے PS کی ڈیوٹی اور مولانا صدیقی صاحب کا PS ہے حبیب صاحب۔ اُنکی ڈیوٹی ہم نے لگادی ہے۔ ہم لسٹیں collect کر رہے ہیں۔ہمیں سی ایم کا حکم ہے کہ آپ لسٹیں collect کر لیں۔ ہم اُن کو دیکھ لیتے ہیں۔اور اِنشاء اللہ جو بھی ہماری اور انکی بات چیت ہوئی ہے۔ ہم بحیثیت حکومت، بحیثیت ایک ممبر کے بحیثیت اس دھرتی کے فرزند کے ہم اپنی زبان اپنے اُس چیز کے پابند ہیں۔ اِنشاء اللہ آپ لوگوں کا تعاون جاری رہے۔ جیسے آپ لوگ تعاون کر رہے ہیں۔ آپ تعاون جاری رکھیں۔ اِنشاء اللہ سب کچھ ہو گا۔ایک اور ایشو اُٹھایا ہے سیکرٹری ایجوکیشن کے استحقاق کا۔ یہ ہم پچھلے پندرہ سال سے یہی کہہ رہے تھے۔کہ یہ گیلری جو آفیشل گیلری یہ پابند ہے۔سی ایم صاحب کا بھی حکم۔آپ

پھر کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں جہاں آپ کی رولنگ آ جائیگی۔ وہاں وہ چیف منسٹر کے آرڈروں سے بھی بالاتر ہے۔ایک ممبر کے آرڈروں سے بھی بالاتر ہے۔اور بیوروکریسی اُس کی پابند ہے۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ ایک چھوٹی سی چیز پر آپ لوگوں نے وضاحت مانگی۔ وہ میرا چھوٹا سا آئیڈیا تھا۔ کہ جی مَیں نے اپنے رکنی کو سی ایم صاحب سے بھی گزارش کی تھی کہ رکنی کو ایجوکیشن سٹی ڈکلیئر کریں۔ as education city یہ ایک کینیڈا میں۔مَیں تو نہیں گیا ہوں۔ میرے فاضل دوست ثناء اور یہ لوگ بہت قابل آدمی ہیں وہاں گئے بھی ہیں ان کو علم بھی ہے۔اُس میں دو modes ہوتے ہیں اسپیکر صاحب! ایک PPP-mode ہوتا ہے۔ایک گورنمنٹ سائیڈ ہوتی ہے۔گورنمنٹ سائیڈ سے ہم نے open offer کر دی کیبنٹ میں یہ question اُٹھا تھا۔ظہور صاحب نے جیسے فرمایا ہے تو ہم نے open offer دی ہے کہ کوئی بھی دُنیا کا کوئی بھی اِدارہ ۔ہمارا کوئی دوست بھی اُنکی approach سے کسی طریقے سے لا سکتے ہیں ایجوکیشن کے حوالے سے چاہے وہ ٹیکنیکل ایجوکیشن ہے یا کسی قسم کی بھی آئی ٹی ہے یا کوئی بھی ہے۔ on behalf of the گورنمنٹ آف بلوچستان زمین ہم دیں گے کہیں پر available تھی۔سرکاری زمین دیں گے۔ جہاں available نہیں تھی۔ جو بھی آتے ہیں تعلیمی اِدارے ہم most welcome کہیں گے۔ بلوچستان گورنمنٹ اُس کو پرچیز کر کے بھی پچاس ایکڑ initially ہم نے یہ کیا ہے۔تو اُس میں کچھ جگہوں کے اِنہوں نے ،ایجوکیشن نے propose کیا ہے کہ جی یہاں سرکاری زمین بھی available ہے ہو جائیگا۔تو اُس پر ہم نے کیبنٹ میں بھی یہی اپنے دوستوں کو کہا۔ جو ہمارے ٹریژری بینچز کے ہیں کہ جی بسم اللہ یہ تو ہمارا سانجھا مسئلہ ہے۔ یہ بلوچستان کا مسئلہ ہے۔بلوچستان کے بچّوں اور بچیوں کا مسئلہ ہے۔اس میں ہماری کوئی بھی کوتاہی نہیں ہوگی۔اس میں کوئی raise کوئی مطلب ہے ہم کسی طریقے سے بھی اس کو کوئی اور رنگ نہ دیتے ہیں اور نہ دینا چاہتے ہیں۔ ہم سب بلوچستانی ہیں۔ہمیں اس پر فخر ہے۔ چاہے کوئی بلوچ ہے۔کھیتران ہے۔سرائیکی ہے۔سندھی ہے۔ پنجابی ہے۔ جو بلوچستان میں آباد ہیں۔ وہ بلوچستانی ہیں۔ ہم most welcome کہیں گے وہ آگے آئیں ہم دو modes میں۔ایک تو PPP mode پر آئیں۔بسم اللہ۔

**جناب اسپیکر:** اذان ہو رہی ہے۔

(اذان کی آواز۔خاموشی)

**جناب اسپیکر:** اس کو windup کریں۔ویسے بھی اس پر بات ہوئی ہے۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** جناب اسپیکر صاحب! مَیں تھوڑی سی دو بات۔ دو منٹ لونگا۔ دوسرا mode

ہےBOT موڈ پر(built operate and transfer ) اُس پر ہم نے مچھ جیل کا بھی C.M صاحب کے گوش گزار کیا ہے۔ ہمارے ہوم منسٹر نے بھی کیا ہے۔ کہ وہاں بھی ہم کمرے ڈال رہے ہیں۔ مطلب جو بڑی جیلیں ہیں۔ تا کہ قیدیوں کا وہ ایک سلسلہ ہے۔ اسی طریقے سے ایجوکیشن کے حوالے سے ہم most welcome کہتے ہیں۔ جو بھی سرمایہ دار ہیں۔ تیسرا model یہ ہے کہ مَیں اِنشاءاللہ آپکو فلور آف دی ہاؤس اگر زندگی نے ساتھ دی اور یہ سسٹم چلا۔ اگلے سال سے ہم جہاں جہاں زمین available ہوگی۔ کوئی اگر ہمارے ساتھی تجویز کریں گے۔ وہاں ٹیکنیکل ایجوکیشن کیلئے پولی ٹیکنیک ہے۔ بی آر سی ہے۔ کیڈٹ کالج ہے۔ تو ہم وہ کہیں گے کہ جی ہمارے حلقے کا مثال ہے۔ اگر وہ کہتے ہیں روڈ نہیں ہونی چاہیے۔ واٹر سپلائی چاہیے۔ وہ اُس کو ایجوکیشن میں لانا چاہیں گے۔ ہم most welcome کہیں گے۔ یہ دو، تین چیزیں تھیں جنکی مَیں نے وضاحت کردی۔ باقی سب ہمارے لیئے قابل احترام ہیں

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی فنانس منسٹر صاحب۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ خزانہ):** جناب اسپیکر! ابھی اسمبلی میں بجٹ پیش ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر:** منسٹر صاحب آپ نے جو sorry interrupt کر رہا ہوں، آپ نے جو بتایا تھا کہ اسمبلی کے ایریا میں انٹر ہو رہے تھے وہ تو اس ایریا میں نہیں آئے۔ لیاقت پارک چوک پر اُن کو گرفتار کیا گیا۔ جو اس کا آپ نوٹس لے لیں۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** مَیں اس چیز کو written میں میرے پاس ایک ذمہ دار پولیس آفیسر کی چٹ ہے۔

**جناب اسپیکر:** کیونکہ ہاؤس کو غلط انفارمیشن دینا یہ بھی استحقاق ہے۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** موجود ہے ایک ایس پی رینک کا بندہ بیٹھا ہوا ہے، ایک منٹ چاچا مجھے بات complete کرنے دیں پھر آپ بولیں۔

**میر اختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! ایک ذمہ دار سرکاری آفیسر اسمبلی کو گمراہ کرنے کی کوشش کریگا اُس کے لئے چیئر سزا تجویز کردیں۔ ایک معزز منسٹر کو ایک غلط رپورٹ ایک چٹ پر لکھ کر کوئی بھی سرکاری آفیسر یہ حرکت کریگا چیئر اس معزز ایوان کو اور ایک منسٹر کو گمراہ کر کے ایک غلط بیانی کروانے کی کوشش کریگا جناب اسپیکر! اس کے لئے چیئر رولنگ دے دیں۔ اُس آفیسر کو فوراً معطل کر کے اُس کے خلاف انکوائری شروع کریں۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** جناب اسپیکر! مَیں یہ آپ کو دکھا رہا ہوں یہ آپ، پراپرٹی آف دی ہاؤس بنانا

چاہتا ہوں آپ کے پاس بھجوار ہا ہوں آپ explanation کریں اگر اُس نے غلط بیانی کی ہے اور غلط رپورٹ دی ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی سیکرٹری صاحب اس کو پراپرٹی بنائیں،

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** اور دوسرا وومن پولیس اسٹیشن، ادھر بھی انہوں نے حوالہ دیا ہوا ہے اور یہ اُس کی دوسری چٹ ہے، کہ سٹی تھانہ میں وومن پروٹیکشن سینٹر بنا ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر:** یہ وہ کر کے ہوم منسٹر اور آئی جی کو بھجوا دیں۔

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** مَیں آپ کے پاس دونوں چٹ، پھر آپ آگے جو کارروائی کرتے ہیں ،اگر غلط بیانی کی ہے تو بالکل ایکشن ہونا چاہیے۔

**جناب اسپیکر۔** سیکرٹری صاحب آئی جی کو لیٹر لکھیں اور یہ سارا۔ جی فنانس منسٹر صاحب۔

**وزیر محکمہ خزانہ:** جناب اسپیکر! ابھی بجٹ پیش ہوئی ہے اسمبلی کے اپنے کچھ قواعد وضوابط ہیں، اسمبلی بجٹ صرف پی ایس ڈی پی component کا نام نہیں ہے۔ بجٹ پوری ایک holistic approach ہے کہ پورے صوبے کی جتنے بھی سیکٹرز ہیں اُن کیلئے حکومت کو یہ استحقاق ہے کہ وہاں بیٹھ کے اُن کی بجٹ بنائیں۔ اُن کے لئے تجاویز دے دیں اور پھر حکومت اسمبلی کے سامنے اُس بجٹ کو submit کریں۔ اب اگر بجٹ اپوزیشن کا رول یہ ہے کہ اُس بجٹ کی نقص نکالیں اُسکو بہتر بنانے کی تجاویز دے دیں اور جہاں جہاں پر کمی کوتائیاں ہوئی ہیں اُنکی نشاندہی کریں۔ جناب اسپیکر! اب تاثر ہم جو ہے پورے صوبے کو یہ دینا چارہے ہیں کہ بجٹ صرف ہماری پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام کا نام ہے، جس میں ایم پی ایز کو کچھ شیئرز کم ملا، کچھ کو زیادہ ملا اور جس پر ہم کوشش کررہے ہیں کہ شیئرز زیادہ بڑھائیں جناب اسپیکر! میری آپ سے اور بہن بھائیوں سے گزارش ہے کہ یہ تین دن جو بحث کیلئے رکھے ہیں اس میں آپ، بہتر یہ ہوگا کہ بجائے یہاں بیٹھ کے احتجاج کرنے کے بجٹ بحث میں بیٹھ کے اور جتنی بھی کمی کوتائیاں اُن کی نشاندہی کریں اور being حکومت ہم اُن نشاندہیوں کو correct کرینگے۔ تو میری آپ کے توسط سے اُن سے گزارش کہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں اور اس کو ہم تسلی سے ڈسکس کریں، دیکھیں بجٹ وزیراعلیٰ بلوچستان کے سامنے پیش نہیں ہوئی، وزیراعلیٰ بلوچستان نے کابینہ میں اس کو approve کر کے اسمبلی میں اسکو پیش کردی ہے۔ اب اسمبلی کا کام ہے کہ اس پر اپنی اپنی تجاویز دیں اُس کی نشاندہی کریں اور اس کو ہم اور رنگ دینے کی کوشش نہ کریں کہ ہم نے مطلب اس طرح کے تاثر دینے جارہے ہیں کہ جی ہم بجٹ سے ایک سو چھ بلین کی پی ایس ڈی پی ہے، جس میں کچھ ایم پی ایز کے حلقوں کو زیادہ ملا

ہوگا اور کچھ کو کم ملا ہوگا۔ تو میری آپ کے توسط سے اپنے بہن بھائیوں سے گزارش ہے کہ برائے مہربانی اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائے اور پھر جو بھی اُن کی تجاویز ہونگی وہ بیشک دے دیں وہ اسمبلی کے معزز رکن ہیں اسی طرح ایک حکومتی بینچ کی رکن کی حیثیت ہے اُسی طرح جو ہے ایک اسمبلی کے سامنے ایک اپوزیشن بینچ کی رکن کی حیثیت ہے اس میں کوئی قدغن نہیں ہے کہ کوئی فیمیل ہو یا اقلیتی ممبر ہو، یہاں جتنے بھی ممبران ہیں سب کے equally importance ہے شکریہ جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** شکریہ وزیر خزانہ صاحب۔ جی اختر لانگو صاحب۔

**میر اختر حسین لانگو:** جو تجاویز مکھی شام لال کی طرف سے دی گئی تھیں یہی، تجاویز ٹریژری بینچ کی اقلیت کے رکن کی طرف سے بھی دی گئی تھیں۔ وہاں کی تجاویز ایک ارب سے زیادہ منظور کیا گیا ہے او مکھی شام لال کی صرف ایک اسکیم دو کروڑ کی رکھی گئی ہے۔ یہ جناب والا! discrimination ہے اسلئے ساتھی وہاں بیٹھ کے احتجاج کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** الزام نہیں لگا رہے ہیں وزن بتا رہا ہے آپ کے وزن سے پتہ چل رہا ہے کہ اسکیمیں زیادہ ملی ہیں۔ (مداخلت۔ شور) اس کو فلور کی ضرورت ہے فلور پر بول رہا ہے۔ جی دنیش آپ کو فلور کس نے دیا ہے (مداخلت۔) ایسے کیسے شروع ہوجاتے ہو۔ یہ کوئی میلہ ہے کہ ایسے شروع ہوجاتے ہو۔ اجازت لے لو کہ مَیں اس پر وضاحت کروں۔ نہیں مجھے مخاطب نہیں کیا۔ فلور ہی نہیں مانگا۔ اب اتنے وزن کے ساتھ ہم آپ کو تو نہیں کہہ سکتے ہیں کہ رُک جاؤ۔ جی بجٹ پر بات کرنی ہے جی مہربانی بات کریں۔ باقی میرے پاس کوئی نام نہیں ہے، میرے خیال میں بجٹ پر کوئی بولنا نہیں چاہتا ہے۔ بجٹ کا محور ہوتا ہے چیف منسٹر صاحب!۔ اگر وہ ادھر ہوں تو ایم پی ایز دل کھل کے بولتے لیکن۔ چیف منسٹر صاحب! آرہے ہیں یا نہیں فنانس منسٹر صاحب۔ سیشن تو ختم ہورہا ہے۔ جی۔

**میر یونس عزیز زہری:** جناب اسپیکر صاحب! بجٹ پر بولنے کا، کسی کا دل اس لئے نہیں کر رہا ہے نہ کوئی نوٹ کرنے والا ہے نہ کوئی جواب دینے والا ہے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں فنانس منسٹر نوٹ کر رہے ہیں۔

**میر یونس عزیز زہری:** مجھے یقین ہے مَیں چند باتیں کرونگا نہ فنانس منسٹر صاحب اسکا جواب دے دیگا اور نہ پی اینڈ ڈی۔ جب بجٹ یہاں پیش ہوئی پی ایس ڈی پی بک کو دیکھیں سب سے زیادہ خوش (مداخلت) یہ اپنا جرگہ ختم کرلیں پھر ہم بات کرلیں۔ تو جناب اسپیکر! جب بجٹ پیش ہوئی پی ایس ڈی پی بک کو دیکھیں سب سے

زیادہ خوش مَیں ہوگیا کہ میرے ڈسٹرکٹ میں میرے حلقے میں بہت ساری اسکیمیں آ گئیں ۔باقیوں کی تو detail مَیں بعد میں دے دونگا ،مَیں منسٹر فنانس صاحب سے ایک چیز پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں خضدار ڈسٹرکٹ میں دوارب روپے کا ونگو ٹنل کے لئے رکھے گئے ہیں،تو یہ مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔تو مَیں نے سی اینڈ ڈبلیو سے پوچھا،دوسرے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا سب سے پوچھا کہ ونگو ٹنل کو کہاں سے بنا رہے ہیں کیسے بنا رہے ہیں ،کس طرح بنا رہے ہیں تو کیا بلا ہے یہ ذرہ بتادیں ہمیں کہ یہ تجویز کس نے دی ہے، کسی ڈیپارٹمنٹ نے روانہ کیا ہے پی اینڈ ڈی نے اپنی طرف سے دیا ہے، کیا ہے کیا نہیں ہے۔بہرحال کسی ڈیپارٹمنٹ سے مجھے جواب نہیں ملا ہے کہ یہ دوارب روپے کس کے لئے رکھے گئے ہیں اور کس کو نوازنے کیلئے رکھے ہیں اور پی اینڈ ڈی کے پاس بھی مجھے یقین ہے کہ اُس کے پاس یہ جواب نہیں ہوگا کہ یہ دو ارب روپے ونگو ٹنل کے لئے رکھے گئے ہیں۔کیونکہ یہ، ونگو خضدار شہدادکوٹ روڈ ،شہدادکوٹ رتو ڈیرو روڈ ہے۔یہ این ایچ اے کے پاس ہے این ایچ اے اس پر کام کر رہا ہے اور یہ روڈ ماشاءاللہ through ہے ٹریفک اس پر جارہا ہے اور تقریباً میرے خیال میں 90% اس پر کام مکمل ہے اور ونگو سے گاڑیاں گزر رہی ہیں اور اس کے نام سے دوارب روپے رکھے گئے ہیں اس کی اگر پی اینڈ ڈی یا سیکرٹری فنانس صاحب مجھے جواب دے دیں کہ یہ کس لئے رکھے گئے ہیں۔میری تجویز یہ ہے کہ یہ دوارب جس کو نوازنے کیلئے رکھا گیا ہے کوشش کریں ہمارے ایجوکیشن میں جھالاوان میڈیکل کالج اُس کے لئے 30 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں کہ جو ایجوکیشن کے مد میں اگر جانا ہے اور سکندر یونیورسٹی اُس کے لئے بھی 30 کروڑ روپے رکھے گئے اور ونگو کیلئے۔مجھے تو سمجھ میں نہیں آ رہا ہے،مَیں تو اپنی ڈسٹرکٹ کو جانتا ہوں ونگو ہل کو اگر دوارب روپے میں یہ لوگ ٹنل بناتے ہیں۔تو میرے خیال میں یہ ایک معجزہ ہوگا۔کیونکہ ونگو ٹنل پر اربوں روپے خرچ کئے گئے، مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ اس کی تجویز کس نے دی ہے اگر کسی نے بنایا ہے صوبائی ڈیپارٹمنٹ سے مَیں نے پوچھا ہے اُنہوں نے کہا ہے کہ ہمیں پتہ نہیں۔یہ آپ پوچھ لیں پی اینڈ ڈی سے۔پی اینڈ ڈی کو بھی میرے خیال میں کوئی پتہ نہیں ہوگا۔سیکرٹری فنانس صاحب منسٹر فنانس صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میرے خیال میں اُس کو بھی پتہ نہیں ہوگا۔روڈ ہے این ایچ اے کا پیسے رکھے ہیں صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے اور ونگو ٹنل میرے خیال میں possible نہیں ہے کہ اگر دوارب روپے میں بن جاتا ہے تو یہ معجزہ اگر یہ صوبائی گورنمنٹ کرسکتا ہے ہمارے پی اینڈ ڈی کا۔تو میرے خیال میں ہمارے پی اینڈ ڈی میں پھر بڑے بڑے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں بہت اچھی تجاویز اُنہوں نے دی ہے اور منسٹر فنانس صاحب۔میری تجویز یہ ہے کہ یہ جو پیسے جس بندے کو نوازنے کیلئے رکھے جس مقصد کیلئے رکھے۔

**جناب اسپیکر:** کس کونوازنے کیلئے رکھے ہیں؟

**میر یونس عزیز زہری:** آگے بتادونگا سر۔اس کیلئے بھی کوئی پریشانی نہیں ہے اُن بندوں کیلئے رکھے گئے ہیں جن کو 35 کروڑ روپے دیے گئے فراڈ کیلئے دوسری چیزوں کیلئے۔جس کی نشاندہی آپ کے رولنگ کو بھی اُنہوں نے وہ کردیا۔جناب اسپیکر!مَیں نے پچھلے مارچ میں اُس کی نشاندہی کی اور یہاں مَیں نے کمیٹی بنائی آپ نے کمیٹی بنایا وہ کمیٹی اُس مارچ سے لیکے اب دوسرا مارچ بھی گزر گیا۔ڈیڑھ سال ہوگیا۔وہ کمیٹی فعال نہیں ہے اور اُس کمیٹی کی ایک میٹنگ بھی نہیں ہوئی ہے تو مَیں کیا کہوں کس سے کہیں ہم؟کس سے مَیں کہوں؟مَیں باقی چیزوں پر نہیں آتا۔کیا دیا ہے کیا لیا ہے۔مجھے وانگو ٹنل کے بارے یہ لوگ بتا دیں ورنہ ان پیسوں کو ہماری ایجوکیشن میں دے دیں،ہماری ہیلتھ میں دے دیں،ہمیں ہیلتھ میں کچھ نہیں دیا ہے اور ہمیں یہاں کہا جاتا ہے کہ کرونا کے لیے 4ارب روپے رکھے گئے ہیں۔کرونا میں ہماری ڈسٹرک خضدار میں ایک مریض جو کمشنر کا ڈرائیور تھا اُسکو اِنھوں نے علاج کیا ہے باقی میرے خیال میں ہمیں ایک اسپرین کی گولی بھی نہیں دی۔مجھے بھی کرونا ہو گیا ہمارے دوسرے ساتھیوں کو کرونا ہوگیا،تو یہ پیسے کس پر خرچ کررہے ہیں۔آپ ریکارڈ منگوادیں قرنطینہ ایک بندے کو کیا،وہ کمشنر صاحب کا ڈرائیور تھا آخر میں وہ بھی اُن سے بھاگ گیا کہ اُس کا نہ کوئی علاج ہے،نہ کوئی پوچھنے والا ہے،نہ کوئی کھانا دے رہا ہے،نہ کوئی چائے ہے نہ کچھ ہے۔وہ بھی وہاں سے بھاگ کے نکل گیا تو یہ چار ارب روپے جو رکھے گئے زیادہ ہیں بلکے کتنے ہیں فنانس منسٹر صاحب آپ کو پتہ ہوگا میرے خیال میں اس طرح ہے تو یہ پیسے کہاں جارہے ہیں کس کے ہیں؟مجھے سب سے زیادہ یہ وانگو ٹنل آپ بھی گئے ہوں وہاں سے میرے خیال میں خضدار کو آپ نے بھی دیکھا ہے۔اگر یہ معجزہ یہ لوگ کرسکتے ہیں،یہ ہماری پی اینڈ ڈی کرسکتا ہے،میں اس کے بارے میں کورٹ بھی جاؤں گا اور یہاں ہماری بات نہیں مانی گئی تو میں کورٹ کا دروازہ جا کر کھٹکھٹاؤں گا اور یہ وانگو ٹنل کے لئے دو ارب روپے جو پیسے رکھے گئے یہ دو ارب روپے کس مقصد کے لیے رکھے گئے ہیں اِن کا ہمیں بتایا جائے،مجھے پتہ ہے کہ کوئی جواب بھی نہیں دے گا،بتائے گا بھی نہیں،اگر بتائے گا بھی تو گول مول کرکے بتادے گا۔تو اس کے بارے مَیں،میں آگے بھی جاؤں گا۔میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس پر کوئی اچھی سی رولنگ دے دیں اس کے بارے میں کم سے کم دو ارب روپے ہمارے دو سال کے ضائع نہیں ہوں۔دو ارب کوئی چھوٹی رقم نہیں ہے کہ دو ارب کو ایک پہاڑ پر لگایا جائے اور ٹنل بنایا جائے،این ایچ اے کا روڈ ہے،این ایچ اے اُس پر کام کررہا ہے،یہ بسیمہ سے لے کر خضدار،خضدار سے لے کر رتو ڈیرو تک،اور اُس کے کام پر سی پیک کا نام ہے اور یہ لوگ کہہ رہے ہیں اُس پر کام ہورہا ہے اور وانگو ٹنل جو ہے نہ وہ through

ہے اُس سے گاڑیاں جارہی ہیں اور لوگ بھی جارہے ہیں خضدار سے لے کر رتو ڈیرو تک یہ اڑھائی سو کلومیٹر ہے۔اس پر کام ہو چکا ہے اور یہ 90% کام مکمل ہو چکا ہے ایک دو جگہوں پر۔ یہ مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ یہ دو ارب روپے وانگو ٹنل کا اِس پر ذرا مجھے کلیئر کیا جائے۔میری تجویز یہ ہے کہ اِن پیسوں کو ایجوکیشن یا ہیلتھ میں دے دیں، ہمیں واٹر سپلائی یا کسی اور مد میں دے دیں تاکہ لوگوں کو فائدہ ہو۔شکریہ۔

**جناب اسپیکر:** جی فنانس منسٹر صاحب آپ کو اِس پر کوئی idea ہے، ونگو ٹنل کے بارے میں ہے؟

**وزیر محکمہ خزانہ:** سر! یہ ایک بجٹ discussion ہے،، وانگو ٹنل ایک اسکیم ہوگی، اگر 2ارب روپے کا مسئلہ ہے تو اِس کو دیکھ لیں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی اِس کو دیکھ لیں input کیا اِس کی ہوگی بجٹ discussion ہے لیکن 2ارب روپے ایک چیز پر ضائع تو نہیں ہو جائیں اگر ضرورت ہے۔

**وزیر محکمہ خزانہ:** جو ہمارے معزز اپوزیشن اراکین کی جو تجاویز ہیں اُن کی جس طرح یونس صاحب نے، وانگو ٹنل کے بارے جو اپنے خدشات کا اظہار کیا وہ اِس کو ہم نوٹ کر رہے ہیں تو جو final discussion ہوگی جو بھی بڑی speech ہوگی، سی ایم صاحب کی اُس میں ہم انکو مطمئن کریں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی thank you ،فنانس منسٹر صاحب عبدالخالق ہزارہ صاحب آپ کے سی ایم صاحب تو نہیں آئے۔ جو ہمارے معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، اُن سے مذاکرات کے لیے آپ اور اسد بلوچ صاحب جائیں، معزز اراکین کو اپنی سیٹوں پر بٹھادیں۔

**میر اسداللہ بلوچ (وزیر محکمہ سماجی بہبود):** بتاؤں کہ ہماری بہن ہیں ،سارے مرد حضرات یہاں بیٹھے ہیں، آپ جو روایات کی بات کرتے ہیں، کلچر کی بات کرتے ہیں، پر یشر صحیح نہیں آرہا ہے۔البتہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ سی ایم سے ریکوئسٹ کروں گا اور ان کی ملاقات سی ایم سے کرواؤں گا جو مدعا ہے جو مسائل ہیں وہ آج مَیں یہ ریکوئسٹ کر سکتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** جی فنانس منسٹر صاحب آکر بات کر لیں۔

**وزیر محکمہ سماجی بہبود:** لیکن اِس فلور پر میں یہ کہتا ہوں کہ مسئلے کا حل سی ایم صاحب سے ہے، اور مَیں یہ ریکوئسٹ کروں گا یہ انکا جو مدعا ہے، اِنکے جو مسائل ہیں وہ ضرور سنیں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی ہوم منسٹر صاحب! بڑے late آئے ہیں، بجٹ اجلاس سے زیادہ important کام اور کیا ہو سکتا ہے۔ اِنکو کیسے مطمئن کیا جائے، ظہور صاحب! کھل کر کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں، ریکارڈ میں

لائیں مائیک میں کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں وہاں سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں اقلیت اور لیڈیز بیٹھی ہیں باقی سارے چیئرز پر بیٹھے ہیں۔ثناء بلوچ پر کیوں ڈاریکٹ کررہے ہیں۔باقی سارے بیٹھ گئے،اُن کو کیوں نہیں کہہ رہو۔مخصوص آپ کے اُوپر پوئنٹ کررہے ہیں کہ ثناء بلوچ صاحب کیوں نہیں بیٹھے۔جی شکریہ،فنانس منسٹر صاحب، اسد بلوچ صاحب،اصغر خان اچکزئی صاحب،عبدالخالق ہزارہ اور ہردل عزیز دنیش

**جناب اصغر خان اچکزئی:** جناب اسپیکر! یقیناً اپوزیشن نے کل اپنے بجٹ speech میں بھی یہ بات میں نے کی تھی،دومرتبہ جب ہمارے اپوزیشن کے دوساتھی دھرنے پر گئے تھے تو دونوں مرتبہ اُس مذاکرات میں سردار صاحب تھے،ہم تھے،زمرک خان تھے،ضیاء جان لانگو تھے تو اپوزیشن کے حلقوں کے ڈیولپمنٹ کے حوالے سے بھی ہماری تفصیلی بات ہوئی تھی۔اور ایک commitment پر ہم پہنچ گئے تھے۔ابھی کہیں پر missing ہیں،کہیں پر اپوزیشن کے ممبروں کے لیے مشکلات ہیں،اِس پر آج بھی محترم سی ایم صاحب سے ہماری بات ہوئی۔پھر اُنہوں نے ہدایات جاری کی اپنے اسٹاف کو اور میرے خیال میں اپوزیشن کے وہ دوست جنھوں نے ہمیں approach کیا تھا،جن کو خدشات تھے،تحفظات تھے اُن سے فون پر بات ہوئی ہوگی۔ جتنے بھی اُنکے missing projects ہیں اُن کو دوبارہ شامل کرنے کے لیے وہ طریقہ کار طے کیا جائے گا۔اِسی طرح ہمارے یہ جو تین چار بہنیں اور اقلیت برادری سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کو بھی ہم نے یہی تسلی کروائی ہے کہ انشاءاللہ آپ کو فون آجائیں گے آپ جاکے ڈائریکٹ سی ایم سیکرٹریٹ میں،متعلقہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ میں،جہاں کوئی مشکل ہے،،جہاں کوئی تحفظات ہیں وہ انشاءاللہ ہم آپ کے دور کروادیں گے اور ابھی فلور آف دی ہاؤس میں اپوزیشن کے تمام معزز اراکین سے اُس commitment کے مطابق ہی اِن کے حلقوں میں ڈیولپمنٹ کے حوالے سے جو بات ہوئی اگر کہیں کوئی مشکل ہے،بیشک وہ ہمیں نام دے دیں،جنھوں نے ہمیں approach کی ہے اُس کی ہم نے بات کی ہے اور اُنکے فون بھی آئے ہیں کافی دوستوں کو،اسکے بعد باوجود اگر کسی دوسرے بھائی کو کسی تیسرے بھائی کو کوئی مشکل ہے ہم حاضر ہیں اور اِنشاءاللہ آخر حد تک اُس commitment پر پوری اُترنے کی کوشش کریں گے۔مہربانی۔

**جناب اسپیکر:** شکریہ اصغر اچکزئی صاحب۔جی عبدالخالق ہزارہ صاحب۔

**جناب عبدالخالق ہزارہ (وزیر محکمہ کھیل وثقافت):** اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بہت شکریہ جناب اسپیکر!مَیں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اگر Rules of Procedure and Conduct of Business کے حوالے سے ہم ہاؤس کو چلالیں،ابھی اِس وقت fix ڈیڑھ گھنٹہ ہے،تو

ڈیڑھ گھنٹے میں according to Rules ہم نے کہیں پر بھی ہم نے بجٹ اجلاس میں بجٹ پر بات نہیں کی ہے۔اور محسوس یہی ہو رہا ہے کہ ساتھیوں کو مطلب زیادہ تر۔

**جناب اسپیکر:** بجٹ کے ساتھ بہت سارے issues درمیان میں raise ہو گئے ہیں، جس میں بچوں کو پکڑنا اور دوسری چیزیں ہیں۔

**وزیر محکمہ کھیل وثقافت:** خیر اس پر میں طاہر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں وہ بعد میں بتا دیں کہ بجٹ اجلاس کے دوران کسی اور ایجنڈے پر بات ہو سکتی یا نہیں؟

**جناب اسپیکر:** sanitizer ضیاء صاحب نے دیے ہیں، یہ آپ کے کیبنٹ کا جو ایک ڈیپارٹمنٹ ہے PDMA، کے طرف سے آئے ہیں، اسمبلی نے نہیں بنایا اگر خراب ہیں، صحیح ہیں، ضیاء صاحب آپ خود بتا دیں عبدالخالق ہزارہ صاحب کی بات، بعد میں آپ بتا دیں کہ دو نمبر ہیں۔

**وزیر محکمہ کھیل وثقافت:** جی اسپیکر صاحب! مَیں آج اس ہاؤس سے فائدہ لیتے ہوئے اپنے کچھ ساتھیوں کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، خصوصاً وزیر اعلیٰ جام کمال صاحب کا، چیف سیکرٹری صاحب کا، وزیر اعلیٰ ہاؤس کی ساری ٹیم کا، زاہد سلیم کا اور جتنے بھی وہاں پر ہیں اُن سب کا، اپنے اپوزیشن کے ساتھیوں کا، اپنے منسٹر صاحبان کا، سیکرٹری صاحبان کا، عوام الناس کا، اپنے پارٹی ورکروں کا، سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنھوں نے سابقہ کئی دنوں سے جب میں بیمار تھا، میری مزاج پُرسی، میری دل جوئی کے لیے اور میری صحت کے لیے دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے، اللہ تعالیٰ اُن سب کو اِس موذی مرض سے بچائے۔ اسپیکر صاحب! بجٹ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے جس طرح مَیں نے start کیا کہ بھئی کرونا، Covid-19، مَیں واحد آدمی تھا میرے ساتھی گواہ بھی ہیں کہ کیبنٹ کے اجلاس میں، مَیں سب سے زیادہ چیخ رہا تھا کہ اِس کو serious لینا چاہیے، جہاں کہیں بھی تھا، یہ نہیں کہ مَیں متاثر ہوا ہوں، اب میں سامنے دیکھ رہا ہوں فضل آغا صاحب کو اللہ تعالیٰ اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے، ہم اُس کو miss کر رہے ہیں۔ اُنکی کرسی خالی ہے، لیکن میں آج بھی یہ کہوں گا، چونکہ ایسے حالات میں جب ہم اپنا موبائل آن کرتے ہیں اور ایک فون لگاتے ہیں تو آپ یقین مانیں کہ ایسی آواز آتی ہے وہاں سے کہ بھائی کرونا خطرناک ہے۔ جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے اس لیے social distancing کرو۔ بھیڑ میں مت جاؤ، لوگوں کی gathering میں مت جاؤ، اِس سے آپ کی جان کو خطرہ ہے۔ ایک ایسی صورتحال میں جہاں پوری دنیا کی سسٹم تباہ ہو چکی ہے۔ لوگوں کی کلچر، ثقافت، رسم و رواج، رہن سہن، traditions سب متاثر ہیں، دُنیا باور کرلے کہ میری کیمونٹی میں ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ فاتحہ

نہیں ہوگی۔ فاتحہ نہیں لے رہے ہیں۔ کسی کو شاید معلوم بھی نہیں ہے، اکیس کی رات کو میری بہنوئی فوت ہوئی اللہ تعالیٰ اُنکو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے، میں بیمار تھا، اُس کو attack آیا، اُس کا کرونا positive آیا اور تیس کو وہ چل بسا، لیکن ہم نے فاتحہ اِس لیئے نہیں لیا۔ یہ ہماری tradition ہماری کلچر۔ ہماری مذہبی کلچر جو تھی۔ نہ ہم سوئم لے رہے ہیں، نہ ہم چہلم لے رہے، نہ ہم ساتواں لے رہے ہیں۔ یعنی اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ وباء، یہ Covid-19 ساری دنیا کی سسٹم کو تہس نہس کر دیا ہے ہر آدمی ایک غیر یقینی صورتحال میں مبتلا ہے جس وقت یہ بارڈر سے آنٹر ہو رہا تھا اُن دنوں میں آپ یقین مانیں کہ 99 فیصد جو ہے ایک فیصد بھی نہیں تھا مَیں آج بھی یہاں فلور آف دی ہاؤس پر کہہ رہا ہوں کہ جو پہلا patient یہاں فوت ہوا وہ Covid میں نہیں تھا۔ اُنکو isolin نہیں ملا تھا گردوں کی پرابلم تھی isolin نہیں ملی تھی اُس وجہ سے ہوا تھا اور نہ یہ starting 100% میں جو ہے مطلب لوگ secure تھے۔ جس طرح ٹائم گزرتا جا رہے جناب اسپیکر! اِس کے خطرات مزید تیز ہوتے جا رہے ہیں یہ مزید dangerous ہوتا جا رہا ہے جو لوگوں کو زیادہ لگتا جا رہا ہے ایک ایسی صورت حال میں جب ہم مبتلا ہیں ہمارا سارا سسٹم jam ہو چکا ہے۔ تو جناب اسپیکر! میں وزیر اعلیٰ صاحب اُن کی ٹیم کو چیف سیکرٹری صاحب، بزدار صاحب P&D والوں کو، وزیر داخلہ، سیکرٹری داخلہ اور اُنکی ساری ٹیم کو مَیں کیوں مبارکباد نہ دوں؟ جہاں لوگ ایک بھائی ایک دوسرے کے ساتھ مل نہیں رہے ہیں یہ سابقہ دو مہینے سے بیٹھ کے جو مطلب ایک ایسی صورتحال میں ایک balance جو بجٹ تیار کر کے اب عوام کے سامنے بلوچستان کے عوام کے سامنے پیش کیا۔ سب سے زیادہ پچھلی بار ہم دیکھ رہے تھے کہ ہر کوئی ہاتھ اُٹھا رہا تھا اِس پر بحث کرنے کیلئے اِس مرتبہ آپ خود بول رہے ہیں۔ میں نے اِسی لئے پرچی بھیجا میں چاہ رہا تھا کہ کچھ ہمارے اپوزیشن کے ساتھی اِس پر بولیں۔ اُس کے بعد ہم بات کریں۔ لیکن اُس کے باوجود میں نے پرچی بھیج دی۔ میں نے کہا نہیں اِس forum پر اِس کو آگے لے جائیں گے۔ تو جناب اسپیکر! بجٹ میں % 100 یقینی طور پر ہر ایک کی خواہش کے مطابق بجٹ نہیں بنایا جاتا۔ اگر میں یہ کہوں کہ % 100 میری خواہش کے مطابق نہیں ہے میں وہاں یہ چاہتا تھا میں وہاں اسپورٹس کمپلیکس بنانا چاہتا تھا میں وہاں فٹ بال چاہتا تھا میں وہاں کرکٹ گراؤنڈ بنانا چاہتا تھا، انہوں نے ہاسپٹل کیوں بنایا ہے ہاسپٹل کی ضرورت نہیں ہے۔ میری خواہش ہے بھائی، تو 100% کسی کی خواہش کے مطابق یقینی طور پر بجٹ نہیں بنایا جا سکتا نہ بنایا جائے گا۔ اِس میں کمیاں ہوں گی۔ اِس میں کمزوریاں ہوگی اس میں suggestion کی ضروری ہے اِس میں دلائل کی ضرورت ہے یا arguments کی ضرورت ہے۔ اس میں آپ اپنے مطلب گزارش کی ضرورت ہے کہ اِس میں رکھ دیا

جائے ہم اُس پر بات کرلیں گے۔لیکن کچھ چیزوں پر یقینی طور پر سوچنا چاہیے کہ آپ کے بعد ہمیں فیصلے کیا کرنے ہیں کیا ہیلتھ میں ہمیں زیادہ توجہ دینا چاہیے یا اسپورٹس میں زیادہ توجہ دینی چاہیے۔کیا روڈ سیکٹر پر زیادہ توجہ دینا چاہیے یا ایجوکیشن پر زیادہ توجہ دینا چاہیے۔کیا Covid-19 سے نبرد آزما ہونے کیلئے ہمیں چیلنجز درپیش ہیں اُس کی تدارک کے لیے ہمیں کچھ کرنا چاہیے یا ہمیں کہیں اور پر مطلب پیسے خرچ کرنا چاہیے؟ اِس لیے جناب اسپیکر! یقینی طور پر اِس کرونا وائرس کے آنے کے بعد آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ اس حکومت نے ہماری Youth کے لئے ہمارے لوگوں کیلئے سب سے زیادہ ہم نے یہ راشن تو تقسیم کئے ہیں بہت سارے ہزاروں گھروں کو راشن مل گیا ہے ابھی کس کو کس طریقہ سے نہیں ملا اگر میں یہ کہوں میرے حلقہ میں فلاں بلوچ کو دیا ہے فلاں ہزارہ کو دیا اُس پٹھان کو کیوں نہیں دیا ہے یہ ہوسکتا ہے میرے محلّہ کے لوگوں کو نہیں دیا ہے لیکن میرے حلقہ کے لوگوں کو تو راشن ملا ہے جس طریقہ سے ملا ہے۔DC نے خود وہاں تقسیم کئے کمشنر نے خود وہاں تقسیم کیے ہیں PDMA والوں نے خود وہاں تقسیم کیا ہے ہیلتھ والوں نے وہاں خود تقسیم کئے ہیں۔کئے تو ہیں نہ؟ سپرے کہیں پر مچھر مار سپرے یہاں اُس حوالے سے ہوا ہے کوئی بندہ اُس کے ساتھ ہے وہ بندہ میرا نہیں ہے تو کیا ہوا؟ اسپرے تو میرے حلقے میں ہوا ہے بھئی کسی اور آدمی کے ساتھ کسی اور کے ساتھ چلا گیا ہے اس لئے اِس بجٹ کو میں موضوع بجٹ اِس لئے سمجھتا ہوں بجٹ اس لئے سمجھتا ہوں کہ اِس میں ہر شعبہ فکر کو ہر شعبہ زندگی کو مطلب اُنہوں نے ملحوظ خاطر رکھا ہوا ہے۔اس حکومت نے وزیر اعظم قرضہ اسکیم کے تحت اخوت کے تعاون سے اخوت کو آپ جانتے ہیں کہ جن کا ایک نام ہے اِس ملک میں، 25 ہزار مستحق افراد کے لئے بلا سود قرضہ کہ فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے یعنی 25 ہزار لوگوں کو بلا سود اگر آپ دیں گے، اب یہ نہیں ہوگا کہ مفت نہیں دے رہے ہیں لیکن کچھ اُنکی مدد ہو رہی ہے کچھ اُنکو اِس مصیبت سے نبرد آزما ہونے کے لیے اُس وقت تک کچھ سہارا تو چاہیے جب تک کرونا ہے اُن سے قرضے بھی واپس نہیں لیا جائے اُس کے بعد اِنتہائی کم amount میں اُن سے قرضے لئے جائیں گے۔متاثرہ خاندانوں میں جس طرح میں نے کہا کے راشن کی تقسیم ہو چکی ہے جناب سپیکر! کرونا وائرس سے نمٹنے کیلئے 4.5 ارب روپے رکھے گئے ہیں ایک اور بات جناب اسپیکر! کہ ساری دنیا ایک crises کو face کر رہے تھے لیکن ہمارا جو خطہ ہے اِس ملک کے بہت سارے حصوں میں دو crises درپیش تھی ایک کرونا وائرس Covid-19 دوسرا ٹڈی دل جس سے فصلوں کو بہت تباہی ہوئی، آنے والے سال میں یہ پیشنگوئی کی جا رہی ہے کہ ٹڈی دل کا حملہ جاری اور ساری رہے گا اس کی تدارک کے لئے آپ پالیسیاں بنا دیں فنڈز رکھیں اور پیسے رکھیں اور یہ اِس حکومت نے کر دیا ہے۔کرونا سے اِس وقت سب سے زیادہ ہمارے

Doctors, paramedical staff, Nurses وہ face کررہے ہیں ایک عام سی بات یہاں ایک ایسی خاص بات یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنے ڈاکٹرز کو facilitate نہیں کررہے ہیں آپ اِن کو appreciation نہیں کررہے ہیں آپ اِنکو کچھ نہیں دے رہے ہیں۔لیکن اپنی تجربات کے حوالے سے بات کروں کہ مَیں جب South City ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھامَیں ذمہ داری کی حدتک کہتا ہوں کہ لوگ اپنی ذمہ داری، تنخواہ لیتے ہیں اُس کو حلال کس طرح کیا جاتا ہے؟ اب باور کرلیں وہاں نرسز جو تھیں بلوچستان کے دو لوگ اُس ICU میں ہم لوگ ایڈمٹ تھے ایک ہماری بلوچ بہن تھی اور ایک میں تھااور ایک دوسرا بھی تھا، ہماری اِس بہن کو شدید بخار اور کھانسی بھی تھی اب باور کرلیں کہ نرسز جو ہیں ایک بیٹی ایک چھوٹی بہن کی طرح treat کررہی تھیں (اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے) ہر لمحہ میں اِس کو کہتے ہیں تنخواہ تو حلال کرنا ۔ ہر second میں ہر لمحہ میں یہ نہیں تھا کہ glasses بھی نہیں پہنی ہوئی تھی،Mask 95 تھا کوئی Gloves and gowns وغیرہ جو بھی اُنکا طریقہ ہے وہ پہنی ہوئی تھی اب باور کرلیں کہ،مَیں نیند کررہا تھا تو آواز آتی تھی کہ اماں آپکو جوس پلادوں؟ اماں آپ کو کیا چاہیے؟ آپکو کیا چائے پلادوں؟ اماں fruits چاہیے؟ خُدا کی قسم حلفیہ کہتا ہوں تو اگر یہی صورتحال ہمارے ہاں رہی تو کیوں نہ آج جو مطلب ہمارے cases بڑھ رہے ہیں؟ ہم اپنی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے نبھالیں۔ہمیں جو task ملا ہوا ہے۔جو ذمہ داری ایک ڈاکٹر کی ہے ایک انجینئر کی ہے لیکن ہمیشہ سے complaint یہ تھا کہ اِنکے لئے کچھ رکھنا چاہیے۔اِس حکومت نے ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کے لئے خاطر خواہ رقم رکھی ہوئی ہے اُنکے لئے کہ بھائی اِن کو دیا جائے 2020-21ء کے لئے جناب اسپیکر! پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ بلوچستان کو مکمل فال کیا جائے گا۔یہ اِس بجٹ میں رکھا ہوا ہے۔کوئٹہ میں ڈینٹل کالج کا باقاعدہ قیام عمل میں لایا جائے گا آپ کو معلوم ہے جناب اسپیکر! باقی تین صوبوں میں ڈینٹل کالج قائم ودائم ہیں۔لیکن بلوچستان میں نہیں تھا لیکن کوئٹہ میں بنانے جارہے ہیں۔PPHI میں میڈیکل ایمرجنسی Response Center جس MERC کے پہلے Phase میں ابھی یہاں ہمارے بہت ساتھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ یار میرے حلقہ میں نہیں ہوا ہے، مطلب پہلا Phase ہے۔ پہلے Phase میں کوئٹہ کراچی چمن شاہراہ پر 8 Emergency Response Center کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ ابھی کوئٹہ چمن، کوئٹہ خضدار یہ میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ علمدار روڈ نہیں ہے یہاں کیوں رکھا ہے بابا میں چمن بھی جارہا ہوں میری کمیونٹی بھی چمن جارہی ہے ہ میرے بھائی بھی جارہے ہیں مَیں ابھی خود خضدار گیا ہوں۔اگر یہاں ایمرجنسی بنیادوں پر Response Center کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔تو یقینی طور یہاں سے

جاتے ہوئے مطلب کچلاک سے آگے چمن ، چمن سے پشین یہ سارے لوگ اِس سے مستفید ہوسکیں گے شیخ زید ہسپتال میں کینسر کے علاج کے لیے نئے بلاک کا قیام عمل میں لایا گیا۔ بولان میڈل کالج کمپلیکس میں امراض قلب کے لیے ICU سینٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے مَیں کہتا ہوں ہیلتھ پر ہم توجہ دے رہے ہیں باقی اُس میں کیا ہونی چاہیے؟ باقی اگر ہم کہیں کہ غلط نہیں، ایئر ایمبولینس کی میری بہن نے کہا ایئر ایمبولینس کی اُس رات کو میں ابھی تجربات کے حوالے سے کہوں گا کہ آپ باور کرلیں کہ میرے جتنے بھی لوگ تھے، چاہے باہر تھے جہاں بھی تھے دبئی امریکا میں تھے، مجھے فون آرہے تھے کہ آپ ایئر ایمبولینس میں جائیں آپ کو آکسیجن کی کمی ہورہی ہے۔ میری آکسیجن 72 ،75 پر جارہی تھی، کنٹرول نہیں ہورہا تھا۔ ایئر ایمبولینس کی ضرورت تھی۔ لیکن یہ نہیں کہ وہ خالق ہزارہ کی وجہ سے اِس سارے صوبہ اور بلوچستان کوئٹہ کے تمام مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے تقریباً 2.5 ارب روپے ایئر ایمبولینس کے لئے رکھے ہوئے ہیں وہ یقینی طور پر کل آپ کے بھی کام آجائے گی اور ہمارے بھی۔ بلوچستان میں کسی serious partient کے لئے یقینی طور پر وہ کام آجائیگی۔ صحت کے شعبہ کو مزید بہتر بنانے کیلئے غیر ترقیاتی فنڈ سے موجودہ جو فنڈز 23.98 اِس سال 20-19 بلین سے بڑھا کر 31.4 بلین روپے رکھے جارہے ہیں جو تقریباً پچھلے سال کے بجٹ سے 32 فیصد اضافہ ہے۔ ذیلی ہسپتالوں جن میں تربت خضدار، مستونگ، نصیر آباد یہ کوئی ہزارہ آباد یا مری آباد نہیں کہہ رہا ہوں، پشین چمن، ژوب، لورالائی میں 20 بستروں پر مشتمل ICUs کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ اچھی بات ہے ابھی 8 ڈسٹرکٹس کو ملے ہیں۔ اُس کے بعد 33 کو ملے گا، پہلا phase ہے۔ 8 مزید ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں کو teaching کا درجہ دیا جائیگا۔ جناب اسپیکر! جس طرح یہ کہا گیا کہ ہمیں کورونا کے ساتھ ساتھ ٹڈی دل کا خطرہ لاحق ہے۔ اِس کیلئے محکمہ زراعت نے 181 ٹیموں کو ذمہ داریاں دے دی گئی ہے تاکہ وہ اِنکے خلاف اسپرے کریں۔ اور دوسرے اقدامات کریں اور اُس کے لئے 500 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ بلوچستان کے تمام انٹر کالجز کو ڈگری کا درجہ دیا جارہا ہے۔ یہ پہلی مرتبہ ہورہا ہے، اِن کے لیے 301 ملین روپے غیر ترقیاتی بجٹ سے رکھا گیا ہے۔ 53 پرائمری اسکولوں کو مڈل کا درجہ اور 53 مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دینے جارہے ہیں۔ ہم جو یقینی طور پر ہماری تعلیمی قابلیت پر ایک اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ جناب اسپیکر! پہلے جو ہماری گرلز ڈگری کالج کی پرنسپل صاحبان تھیں اُن سب کی شکایت یہ تھی کہ اُنہیں مطلب facilities نہیں دیا جارہا ہے۔ as compare to other officers تو یہ پہلی مرتبہ ہورہا ہے کہ گرلز کالجوں میں پہلے مرحلے میں 19 ڈگری گرلز کالجز کے پرنسپلز کو گاڑیاں فراہم کی جارہی ہے۔ گرلز کالجوں میں بسوں کے لئے 300 ملین سے

33بسیں خریدی جا چکی ہیں۔ بلوچستان بھر کے 450 ہائی سکولز میں آئی ٹی ٹیچرز کی آسامیاں تخلیق کی جارہی ہے۔یعنی 450اسکولز میں آئی ٹی اساتذہ اس سے پہلے نہیں ہوا تھا۔انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلی مرتبہ اس حکومت نے 450ہائی اسکولز میں آئی ٹی ٹیچرز کی آسامیاں تخلیق کی جارہی ہے۔ مالی سال 2020-21ء میں صوبے کے 158 shelterless schools 1.5ارب روپے خرچ کیے جارہے ہیں ۔2020-21 میں صوبے کے اس 16 اضلاع کے اسکولز میں digitalلائبریریوں کے لیے 50 million روپے خرچ کیے گئے ہیں لائبریری جو میں جب خود یزدن خان اسکول میں پڑھتا تھا، سائنس کالج میں پڑھتا تھا تو آپ باور کریں کہ لائبریری جو ہے وہ up to the mark نہیں تھا۔ وہ اُس معیار کے نہیں تھے کہ بھائی اُس لائبریری میں جاکے کوئی کتاب ہمیں ملے گا۔جس سے ہم آنے والے دنوں میں مستفید بھی ہوسکیں گے۔لیکن اس مرتبہ digital basis پر لائبریری کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ بلوچستان انڈنومنٹ فنڈ سے تقریباً ایک ہزار مریضوں کو 7 موذی امراض کے علاج ومعالجہ کے لیے مفت علاج کی سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں ۔اوراس کے ساتھ معذوراوراسپیشل بچوں کے لیے سینکڑوں کی تعداد میں جو موٹر بائیک ہے،ٹرائی موٹر سائیکل ہےاوروہ دوسرا جو اُن کا electric wheelchair ہے، وہ خریدنے جارہے ہیں۔محکمہ کھیل میں سب سے زیادہ جو ہے مطلب جناب اسپیکر! being میرے کہنہ مشق سیاست دان انتہائی معتبر ہماری اپوزیشن لیڈر ملک سکندر صاحب کا جن کا میں بہت احترام اورعزت کرتا ہوں اور ملک صاحب آج موجود نہیں ہے ورنہ میں سامنے سامنے بولتا کہ ملک صاحب آپ کی کس call پر میں نے yes نہیں بولا ہے۔اگر میرے محکمے کے حوالے سے میرے حلقے کے حوالے سے آپ کی کوئی بھی ایک سفارش کوئی بھی ایک ٹیلیفون آیا ہے تو میں نے دس کے دس کو yes بولا ہےاور میں نے کیا ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی اس پر مختصر کردیں تاکہ باقی لوگ بھی بات کریں۔

**وزیر محکمہ کھیل وثقافت:** جناب اسپیکر! کل مجھے یہ معلوم نہیں ہوا کہ مجھے ایک چیز کہا گیا کہ نواں کلی سے اُس کے اچھے تاثرات بھی نہیں گئے یہاں لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔اُن کا میرے اُوپر ایک blame یہ تھا کہ نواں کلی میں ایک اسپورٹس کمپلیکس تھا اُس کو علمدار روڈ لے گئے۔ میں نہیں لے گیا ہوں بھائی علمدار روڈ پر جس طرح میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ علمدار روڈ میں اتنے بڑے اسپورٹس کمپلیکس کے لیے جگہ ہی نہیں ہے۔اس لیے میں ملک صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ جناب اسپیکر! میں ملک نصیر شاہوانی صاحب جو ابھی انٹر ہوگئے ۔اِن کو چونکہ مجھ سے بہت زیادہ لگاؤ ہے محبت ہے دوستی میری اور اِن کی پکی ہے۔ یہ اپنی اسپیچ

میں مجھے کل اس نے کہا کہ اُن کا ایک وزیر ہے جو کہتا ہے کہ مجھے اسکول نہیں چاہیے۔ میں صرف آپ جناب کی نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ میں نے اس فلور پہ کہا تھا کہ میرے حلقے میں میری کمیونٹی میں قادر نائل کا نہیں بول رہا ہوں بھائی ہزارہ ٹاون کا نہیں بول رہا ہوں۔ میری کمیونٹی میں مجھے اسکول نہیں چاہیے۔ مجھے بہت ساری چیزیں چاہیے۔ مجھے ہاسپٹل چاہیے، مجھے فوڈ سٹال چاہیے، اسپورٹس کمپلیکس چاہیے۔ کلچر کمپلیکس چاہیے۔ بہت ساری چیزیں مجھے چاہئیں، مجھے وظیفہ چاہیے اپنے بچوں کے لیے۔ لیکن اسکولز کی بلڈنگ میری کمیونٹی میں نہیں چاہیے مجھ پر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ کرم ہے کہ میرے پیشروں نے مجھ سے پہلے سردار نثار نور محمد صراف صاحب نے بہت سارے کام وہاں کیے۔ بوائز کالج اور گرلز کالج بھی وہاں موجود ہیں۔ لیکن مجھے ہاسپٹل چاہیے۔ لیکن وہ اسکول کا میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ کاش ہر ایک حلقے میں آپ سارے ساتھیوں میں پورے بلوچستان میں جتنے بھی حلقے ہیں وہاں نمائندہ رہ چکے ہیں۔ لیکن ہمارے نمائندوں نے کچھ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ آج اگر آپ علمدار روڈ پر آئیں تو ایک گرلز کالج اور ایک بوائز کالج ہے۔ کچلاک سے لے کر پشین تک کوئٹہ کے remote areas سے بچے وہاں پڑھ رہے ہیں۔ ایک ہزارہ کمیونٹی اُس کو بھر نہیں سکتا ہمارے ہاں بوائز اور گرلز اسکول بلوچستان کے ٹاپ لیول پر بلڈنگ کے حوالے سے موجود ہیں۔

**جناب اسپیکر:** ہزارہ صاحب آپ اس کو windup کریں آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے۔

**وزیر کھیل وثقافت:** جناب اسپیکر! مَیں نے کہا کہ اپنے دوستوں کو بھی وہ کر دوں آپ کا بہت بہت شکریہ۔ thank you very much اس لیے میں اس بجٹ کو اپنی پارٹی کی طرف سے اپنی طرف سے اِن سب دوستوں کو اور ڈیپارٹمنٹ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ایک بیلنس بجٹ ہے۔ اور اپوزیشن سے بھی یہی کہوں گا کہ اس کو من وعن قبول کر لیں۔ ملا چوٹوک کے لئے بھی ہم نے پیسے رکھے ہوئے ہیں یونس بھائی آپ کے حوالے سے ہاں اُس کے لیے میں نے ایک رکھا ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ ملک صاحب۔ جی بیٹھ کر بات نہیں کریں۔

**ملک نصیر احمد شاہوانی:** جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے ایک چھوٹی سی چیز ہے اس پر خالی بات کروں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں کس چیز میں نہیں نہیں ابھی بجٹ سیشن ہے اُس میں پھر آپ بات کر لینا۔

**ملک نصیر احمد شاہوانی:** وضاحت کے لیے کہ خالق صاحب نے ایک چھوٹی سی بات کی۔

**جناب اسپیکر:** خالق صاحب! اللہ تعالیٰ نے آپکو صحت دی مجھے معلوم نہیں تھا میں ضرور آپ کو فون کرتا۔

**ملک نصیر احمد شاہوانی:** خالق صاحب میرا دوست ہے اور اُنہوں نے کہا کہ ہم اس بجٹ کو

appreciate کریں میں نے کل آپکو دکھایا جو پرچیاں میں نے جمع کیں تھی سی ایم سیکرٹریٹ میں، میں نے کہا کہ یہ تمام پرچیوں میں سے پوری حکومتی اراکین ڈھونڈ لیں اگر کہیں غلطی سے بھی میرے حلقے میں کوئی نظر آیا تو پھر میں اُس کو appreciate کروں گا۔ جب میرے حلقے میں کچھ رکھا ہی نہیں ہے میرے لوگوں کے لیے تو میں ایسی بجٹ پر لعنت تو نہیں کہتا ہوں کہ یا اُن کو کچھ مل رہا ہے لیکن اگر اس سے بڑ کر الفاظ بھی ہوتے تو میں اس کو اُسی طرح کہوں گا کہ میرے لیے دو کالجز تھے میرے لوگوں کے لیے وہ نہیں آئے ہیں۔ اِن کی اپنی ڈیپارٹمنٹ میں 6 اسٹیڈیم پہلے سے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ 6 اور بھی ہونی چاہیں۔ اس نے تین دے دیے ہیں ابھی ہزارہ ٹاؤن اور مری آباد میں 6 اور دیں۔ لیکن میں نے اپنے اسٹیڈیم کے لیے کیا مانگا تھا جناب اسپیکر! میں اِن سے خود کئی دفعہ میٹنگ کی ہے یہ بڑے دل والے ہمارے دوست اور ساتھی ہیں اُس نے وہ گیٹ اور سرچ لائٹ بھی میرے اسٹیڈیم کے لیے نہیں کیا ہے۔ اور پھر بھی کہتا ہے کہ appreciate کروں، وہ آپ کو مبارک ہو۔ آپ بار بار appreciate کریں۔ سردار عبدالرحمٰن صاحب میرے دوست ہیں اُن سے بھی کچھ گلہ ہے بعد میں بات کریں گے۔

**جناب اسپیکر:** عبدالواحد صدیقی صاحب۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے میں کہ گزشتہ روز توبہ اچکزئی میں عارفہ خاتون کی جو دلخراش واقعہ ہوئی ہے اِن کی ہم مذمت بھی کرتے ہیں۔ یہاں ہماری حکومتی بینچوں پر جو ساتھی بیٹھے ہیں۔ وہ ایک غریب کی بیٹی تھی جس انداز میں اُس کو قتل کیا گیا ہے میرے خیال میں حکومت کو اس کی دادرسی کرنی چاہیے۔ ان کا والد انتہائی غریب ہے وزیر اعلیٰ صاحب، وزیر خزانہ صاحب، اس کیس میں اُن سے تعاون کریں۔ اور وزیر داخلہ صاحب جتنی جلد ہو سکے اُس متعلقہ قاتل کو گرفتار کیا جائے۔ جناب والا! ہماری حکومتی بینچز سے موجودہ بجٹ پر جس انداز سے بحث کیا جاتا ہے۔ ہم خود حیران رہ جاتے ہیں کہ واقعی اس حکومت نے اس ماحول میں جو بجٹ بنائی ہے واقعی اُن کو appreciate کرنا چاہیے۔ لیکن افسوس یہ بھی ہوتا ہے کہ جس طرح ہمارا دعویٰ ہے کہ اُس نے صرف حکومتی وسائل کو صرف اور صرف حکومتی ممبران کی حد تک یا اُن کے حلقوں کے حد تک رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح ہم دیکھتے ہیں انتہائی ادب و احترام کے ساتھ وہ جس حساب کے دعوے کر رہے ہیں جب کہ ریکارڈ میں جو ہم نے دیکھا ہے پشین ایک کثیر الا آبادی ضلع ہے، کوئٹہ کے بعد تقریباً ضلع پشین کی آبادی ہے، ساڑھے 7 لاکھ یا اُس سے زیادہ ہے۔ لیکن کیچ اور پشین کی اگر موازنہ کیا جائے، کیچ میں 8 ارب 50 کروڑ روپے رکھے

جاتے ہیں جبکہ پشین میں صرف اورصرف ایک ارب روپے ۔یہی انصاف ہے اسی طرح اگر دیکھا جائے تو دوسرے اضلاع میں جوحکومتی حلقے ہیں جو وہاں رقم رکھی جاتی ہے ضلع پشین میں وہ رقم آپ کو دکھائی نہیں دیگا۔اور آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ 24 ڈیپارٹمنٹ میں سے کسی ایک میں بھی وہ ہمیں نہیں دکھا سکتے کہ ضلع پشین میں کسی ایک کو بھی انہوں نے پیسے دیے ہیں کسی اسکیم کے لیے۔ایجوکیشن جیسے حساس ڈیپارٹمنٹ کو آپ لے لیں۔پشین میں ایک پرائمری اسکول بھی نہیں رکھا گیا۔ایک مڈل اسکول بھی نہیں رکھا گیا۔ایک ہائی اسکول بھی نہیں رکھا گیا۔جب کہ ہم نے چھ مہینے پہلے through the department تمام تر تفصیلات سے حکومت کو آگاہ کیا گیا ہے۔میں نے اپنی جانب سے جمع نہیں کیا بلکہ ڈیپارٹمنٹ میں جہاں جہاں جن پرائمری اسکولز کو اپ گریڈ کرنے کی ضرورت تھی یا مڈل اسکولز کو اپ گریڈ کرنے کی ضرورت تھی یا نئے پرائمری اسکول بننے تھے۔یا شلٹر سکول کو بلڈنگ دینی تھی ہم نے دیے ہیں لیکن غلطی سے ایک اسکول بھی نہ پرائمری اسکول نیا بنا ہے اور نہ مڈل اسکول کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔اور نہ کسی ہائی اسکول کو اور نہ بلڈنگ دی ہے۔ہمیں افسوس ہے کہ بلوچستان کا انحصار زرعی آلات پر ہے۔زراعت جیسے حساس محکمہ کو بھی انہوں نے ignore کیا ہے۔کوئی ایک روپیہ بھی نہیں رکھا گیا ہے ضلع پشین میں۔اور یہاں دعوے کر رہے ہیں کہ ہم نے تمام حلقوں کو مساوی رکھا ہے۔جناب والا! صرف زراعت نہیں صحت کی بھی یہی پوزیشن ہے کہ ایک ڈسپینسری بھی پورے پشین میں نہیں رکھی گئی ہے ایک بھی بی ایچ یو کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا اور نہ کوئی ایک نئی ڈسپینسری کھولی گئی ہے۔ہمیں اس طرح کا انصاف اور پھر ہمارے عبدالخالق ہزارہ صاحب بھی فرما رہے ہیں کہ آپ اس کو appreciate کریں۔ہم کیا appreciate کریں کچھ ہو تو ہم appreciate کرینگے۔پورے پشین میں ایک پروجیکٹ ہمیں دکھا دیں کہ اِن لوگوں نے اِن کی حکومت نے شروع کی ہوئی ہے۔ہمارے پرانے ادوار کی ایک روڈ جو کہ 90 کلو میٹر پر مشتمل ہے۔جناب والا! جس سے آپ بھی واقف ہیں آپ کو بھی میں نے آخری دنوں میں بجٹ سے پہلے آپ سے گزارش کی ہے کہ یہ روڈ سپیرہ راغہ کے نام سے 2008ء میں شروع کیا گیا تھا۔ان لوگوں نے متنازع بنا دیا ہے حالانکہ اس کے لئے کمشنر کوئٹہ ڈویژن نے بھی ایک کمیٹی بنائی تھی وہ بھی اپنی رپورٹ لے کر آیا کمشنر لورلائی ڈویژن نے بھی اپنی رپورٹ بنا کے پیش کی۔BDA department نے بھی رپورٹ بنا کے پیش کی تھی۔اور آخر کار P&D نے ازخود ایک کمیٹی بنا کے اُس نے بھی رپورٹ پیش کی تھی۔اور رمضان میں جو آخری ریکوزٹ اجلاس ہوا تھا۔میں نے CM سے ازخود کہا تھا کہ خدارا 40 کروڑ روپے آپ رکھیں اس بجٹ میں PSDP میں اُس کو تو کم از کم ریلیز کریں۔ہماری جو حکومتی بینچوں پر جو دوست بیٹھے ہیں سردار عبدالرحمٰن کھیتران

صاحب، اوتمانخیل صاحب، مسعودلونی صاحب اورنورمحمد دمڑ صاحب یہ روڈ صرف پشین کی نہیں یہ پوری ہمارے پنجاب سے بھی ٹریفک آرہی ہے یہ اُس کو cover کررہی ہے۔آپ کو پتہ ہے کہ نیشنل ہائی وئے جو روڈ پر اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر ساڑھے 6ہزار گاڑیاں سفر کررہی ہیں۔اگراس کو بنایا جائے گا تو میرے خیال میں بالکل آدھا تقسیم ہو جائے گا لیکن بدقسمتی سے ہمارے عبدالخالق ہزارہ صاحب تو فرمارہے تھے کہ اس کو appreciate کرنا چاہیے۔کوئی 2 کروڑ کا اسکیم نہیں کوئی 10,20 کروڑ کا اسکیم نہیں پورے ساڑھے 34ارب روپیہ کا اسکیم ہے۔آپ PSDP اٹھا کر دیکھیں اُس اسکیم کو نکالا گیا ہے جس پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔اور سننے میں یہ آیا ہے کہ مرکز نے اپنے حصے کے پیسے رکھ دیے ہیں لیکن بلوچستان حکومت نے، ہمارے P&D کا اللہ بھلا کرے اُس نے اسکیم کو نکالا ہے ہم کس طرح اس کو appreciate کریں کہ ضلع پشین میں آپ کے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ نے آپ کے گویا کہ آپ کے 24ڈیپارٹمنٹ میں سوائے پی ایچ ای کی چند اسکیمات رکھی گئی ہیں سوائے سندابلور کے پورے پشین میں ایک روڈ رکھی ہے۔15 کروڑ روپے کے باوجود اُس کے کہ ہم نے سی ایم صاحب کو جس وقت برف باری پڑی تھی۔اور سب سے زیادہ میرا حلقہ متاثر ہوا تھا وہ اس لیے کہ ہمارے ساری روڈیں کچی ہیں۔اور جو بنے تھے کوئی 40,50 کلومیٹر روڈ وہ بھاری بھرکم مشینری سے برف ہٹانے کے حوالہ سے وہ سارے روڈ خراب ہوگئے تھے۔تو کل میں نے سی ایم صاحب سے ملاقات کی تھی کہ خدارا ہمارے 40,50 کلومیٹر روڈ پکے تھے وہ سارے ختم ہو گئے تو سی ایم صاحب نے فرمایا کہ PC1 بناکے لائیں۔میں انشاءاللہ اس کو بھی cover کردوں گا۔لیکن میں نے PC1 بناکے اُس مہینے میں سی ایم صاحب کے پاس جمع کیا کوئی 22 کروڑ روپے تھے۔کہنے لگا کہ یہ تو بھاری رقم ہے لہذا اس کو ہم بجٹ میں شامل کرلینگے وعدہ کرنے باوجود اُس کو نکالا گیا ہے مجھے افسوس ہے کہ کم ازکم ہم نے اپنی ذات کی حدتک وہ اسکیم نہیں مانگی تھی۔اگر اسکول اپ گریڈ ہوتا تو بچوں کی زندگی بنتی تھی ہم نے صرف اپنے حلقے میں جو انتہائی ضرورت کے حامل اسکول تھے ہائی اسکول ایک بھی نہیں ہے تحصیل برشور میں اُس کا مڈل سکول بہت پرانا ہے اُس کو اپ گریڈ کی سفارش کی تھی ہماری کالونی شران میں جو اس کا بہت پرانا سکول ہے اُس کی بلڈنگ بھی بنی ہوئی ہے اُس کے لئے ہم نے سفارش کی تھی اسی طرح بوستان جو ہماری تحصیل ہے گرلز کالج کا تو یہاں کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ڈگری کالج کو اپ گریڈ کیا ہوا ہے لیکن ہمارے پورے حلقے میں ہم نے ایک گرلز کالج کی سفارش کی تھی۔ایک کالج بھی اس میں نہیں رکھا ہے یہ ہمیں فرمارہے ہیں کہ ہم نے آئی ٹی ٹیچرز رکھ لی ہیں تو آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔کہ اس ڈیپارٹمنٹ کا میں بھی منسٹر رہ چکا ہوں2002 سے 2008 تک 2005 میں ہم نے کوئی

40اسکول میں آئی ٹی لیب دیئے تھے۔اُن کے لیے باقاعدہ ہم نے ٹیچر رکھے تھے۔جام یوسف صاحب کی حکومت میں یہ اُس وقت کی اسکیم ہے جو ابھی تک ان سے پورا نہیں ہورہا ہے۔اچھا ہوا ہمارے سینئر آفیسر عبدا لرحمٰن صاحب بیٹھے ہیں اُس کو مکمل کرنا چاہئے اسپیرہ راغہ روڈ جس سے ہزاروں لوگوں کا تعلق وابستہ ہے عوام نے کیا جرم کیا ہے کہ 2008ء میں شروع ہوا ہے آج 2019اور2020 کا بجٹ پیش ہورہا ہے ابھی تک وہ 90 کلومیٹر روڈ مکمل نہیں ہورہا ہے اگر کوئی ٹیکنیکل غلطی ہے یا آفیشل غلطی ہے اُس کو آپ دور کردیں کیوں ہمارے غریب عوام کو رولا رہے ہو۔یہ صورتحال صرف ضلع پشین کی نہیں لورالائی،موسیٰ خیل،دکی،بارکھان،کوہلو اورآپ کا پورا پنجاب اس روڈ پرآسکے گا خدارا!کم ازکم اتنا ظلم نہ کیا جائے کہ ہم تو آپ سے،پچھلے بجٹ کی جو allocation رکھی گئی تھی اُس کو ریلیز کرنے کی سفارش کررہے تھےلیکن اس دفعہ تو پوری روڈ کو پی ایس ڈی پی سے نکال دی ہے۔ضلع پشین کی آبادی کو نظرانداز کرکے ہم کس طرح آپکے اس بجٹ کو appreciate کریں گے آپ بیٹھک کریں ہم سے پوچھیں،اس ڈیپارٹمنٹ سے کوئی سوائے ایک دو کے باقی کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کا آپ ایک روپیہ بتادیں کہ ہم نے یہ رکھا ہے تو جو آپ اس کو بڑا اچھا بجٹ تصور کررہے ہیں۔یہ ہمارے پشین کے ساتھ ظلم ہورہا ہے ہم نے لاکھوں نہیں ضرورت کی بنیاد پر جو عوام کی ضرورت ہے تمام ڈیپارٹمنٹ سے وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہو،ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہو،ان تمام سے ہم نے سفارشات کی تھی۔لیکن میرے خیال سے میرے حلقے میں 16 کروڑ روپے اُس نے روڈ سنٹر میں رکھے ہیں اور جس کے کہنے پر رکھے گئے ہیں۔ہماری مین روڈ ابھی تک نہیں بنی ہے وہ دور پہاڑوں میں جاکر کوئی کٹنگ کے نام پر جو پیسے دیئے گئے ہیں ہم بخوبی علم ہے کہ وہ پیسے اپنے جیب میں جانے کی تیاری کررہے ہیں۔تو کیا وہ پیسے جو ہمیں شمار کروالیتے ہیں کہ پشین میں ہم نے اتنے پیسے دیئے ہیں۔لیکن وہ زمین پر آپکو دیکھائی نہیں دیئنگے انشاءاللہ جس کے کہنے پر آپ نے اسکیم منظور کی ہے یہ پیسے جائینگے اُن کے جیبوں میں ہم نے اپنے لیے نہیں عوام کے لیے یقین جانے جس حلقے سے میرا تعلق ہے جنوری اور فروری میں برف پڑی تھی ابھی چھٹا مہینہ جارہا ہے۔لیکن ہمارے دور دراز علاقوں کے راستے ابھی تک بند ہیں۔یقین جانیئے کہ کل میں نے ایک گریڈر ارینج کردی لوکل گورنمنٹ سے۔لیکن تیل میں نے اپنے جیب سے ڈلوایا۔کہ کم ازکم ان بیچاروں کے راستہ کھول کردیں۔ہم نے روڈ اس لیے نہیں مانگی تھی کہ ہم عیاشی کے لیے مانگ رہے تھے چھ مہینے اگر کوئی علاقہ بند ہو اُن کا پورا ٹریفک بند ہو تو اُن کے مریضوں کا کیا حل ہوگا اُن کے ڈلیوری کیسز کی کیا پوزیشن ہوگی کم ازکم ہمارے ساتھ یہ ظلم نہ کیا جائے۔اور جس انداز میں پشین کے ساتھ جو رویہ رکھا گیا ہے ہم اُس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔اور احتجاج کرتے ہیں کہ جب تک پشین کے عوام کے ساتھ یہ

رویہ اور سلوک ہوگا پھر ہم آپ کو بھی آرام سے بیٹھنے نہیں دیں گے انشاء اللہ اور اگر کسی کو یہ شوق ہے کہ پشین میں نوازرہے ہیں یہ تمام دفتر XEN کی اُس نے قبضہ کرر کھا ہے کہ وہ اپنی اسکیمات 10% اور 20% پر بیچوار ہے ہیں ٹھیکیداروں کو مزید ہم کم از کم آپ یہ موقع نہیں دیں گے۔اپنے رویے درست رکھیں پھر ہم سے گلہ نہ کریں آج ہم آپ کو میٹھی زبان میں سمجھا رہے ہیں۔ یہ حکومت آنی جانی چیز ہے اگر آج آپ وہاں بیٹھے ہیں تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کل آپ یہاں بیٹھیں ہمیں بلوچستان میں رہنا ہے۔ بلوچستان کے بہتر مستقبل کے لیے سوچنا ہے بلوچستان کے ترقی کے لیے ہمیں سوچنا ہے۔ اگر آپ نے صرف اور صرف حکومتی حلقوں کو نوازنا ہے نوازنا آپ سے پہلے والے لوگوں نے اس طرح کا رویہ رکھا تھا۔ اُن کا بھی پوزیشن آپ دیکھ لیں اُن کی پوزیشن کیا ہے۔ لہٰذا ہم کسی بھی صورت اس بجٹ کو متوازن بجٹ نہیں کہہ سکتے۔ ہم کسی بھی صورت میں اس بجٹ کو انصاف والا بجٹ نہیں کہہ سکتے۔ جب تک آپ تمام حلقوں کو مساوی بنیادوں پر اُن کی ترقیاتی اسکیمات نہ دیں۔ تو اس کو آپ متوازن بجٹ نہیں کہہ سکتے ہاں یہ دیکھیں لیں بجٹ بک آپ کے سامنے ہے۔ آپ خود دیکھ لیں کہ ڈھائی تین ارب روپیہ کی پوری اسکیم کو نکالا گیا ہے۔ جو 2008ء سے شروع ہے اور پانچ دس اضلاع صرف پشین کا نہیں مظلوم عوام کو آپ مزید ظلم کررہے ہیں کیا گناہ کیا ہے انہوں نے۔ اور پشین میں سوائے ایک ٹکڑا روڈ جو کہ پشین سے خانوزئی تک 17 کروڑ روپے کا میرے خیال میں رکھا ہے۔ باقی 2 کروڑ سے زیادہ کا پروجیکٹ مجھے دکھا دیں۔ لہٰذا ہم کسی بھی صورت میں آپ کے اس بجٹ کو متوازن بجٹ نہیں کہہ سکتے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اگر آپ نے اپنا رویہ درست نہیں رکھا اور ضلع پشین کے ساتھ یہ سوتیلی ماں جیسی رویہ نہیں چھوڑا تو ہم احتجاج کریں گے۔ پھر انشاء اللہ عبدالخالق صاحب کے سامنے بھی ہم احتجاج کریں گے اور میرے چاچو نعیم بازئی صاحب کو بھی ہم پکڑیں گے نہیں چھوڑیں گے۔ اور کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے ہاں چاچو ہیں میرا، تو نہیں چھوڑیں گے کسی کو بھی۔ لہٰذا چونکہ اس روڈ کا تعلق ہے جناب اسپیکر! یہ آپ کا بھی روڈ ہے مسعود لونی کا بھی روڈ ہے، سردار عبدالرحمٰن کھیتران کا بھی روڈ ہے ،نور محمد دمڑ کا بھی اس میں حصہ ہے طور اوتمانخیل کا بھی ،کم از کم مزید ظلم بند کیا جائے اگر وہ چارٹرر پورٹ جو کہ کمشنر کوئٹہ ڈویژن اور کمشنر ژوب ڈویژن اور اُن کی خود P&D کی رپورٹ یہ بتاتی ہے کہ ٹھیکیدار کے ساتھ ظلم ہورہا ہے یا آفیشل غلطی ہوئی ہے اُن کو ریٹ کوئی اور دی ہے پیسے کچھ اور مل رہے ہیں۔ اُن کو صحیح کیا جائے۔ مزید ہمارے مظلوم عوام کو نہ رُلایا جائے ان کے باغات تباہ ہوگئے۔ کب تک ہم اس کو برداشت کرتے رہیں گے۔ تو آخر میں ایک بار پھر عبدالخالق ہزارہ صاحب متوازن اور انصاف سے بھرپور بجٹ، میں ان کی شدید مذمت کرتا ہوں اور جب تک اس کا تقسیم صحیح نہیں ہوگا۔ ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔ اس لیے کہ پشین کے عوام نے یہ ظلم

کیا ہے کہ جمعیت علماء اسلام پر اعتماد کیا ہے بس یہی ظلم ہے اور اس ظلم کو انشاء اللہ تعالیٰ ضلع پشین بار بار کرتا رہے گا ۔ وہ لوگ جن کو فرشتے لا کر بٹھا رہے ہیں ۔ فرشتوں کی یہ خواہش انشاء اللہ پوری نہیں ہوگی میں آپ کو صاف بتا دوں ۔

**(اس مرحلہ پر سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر نے اجلاس کی صدارت کی)**

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ صدیقی صاحب! جی ملک صاحب

**ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف):** جناب اسپیکر! عبدالخالق نے مجھ سے گلہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جی اسپورٹس کمپلیکس کے سلسلہ میں بات کی اور وہ علمدار روڈ دی گی وہ شاید سن رہے تھے، میں کلیئر الفاظ میں کہوں کہ اسپورٹس کمپلیکس کی منظوری سی ایم صاحب نے دی اور پھر اسپورٹس ڈیپارٹمنٹ نے بھی دے دی اور پھر میں نے یہ بھی کہا منسٹر صاحب نے اُس کی سمری بنائی اور واپس بھیجوا دی سی ایم صاحب کو ۔ اور اُنہوں نے منظوری نہیں دی ان کا اُس میں کسی قسم کا وہ نہیں تھا ۔ اس پر وہ گلہ نہیں کریں ۔ ہمارے ساتھ جو ظلم اور بربریت کیا ہے اُن کو ہم نے وہ ساری باتیں بتا دیں ۔ یہ پورا بجٹ one man show ہے باقی لوگ اس میں بیگناہ ہیں

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ ملک صاحب! بلیدی صاحب جہاں تک مجھے اسپیرہ راغہ روڈ کے حوالے سے یہ یقیناً پورے ڈویژن کے لئے بہت ضروری تھا صرف اسپیرہ راغہ روڈ نہیں ہے پورا بیلٹ مطلب کہ سارا ٹریفک ابھی قلعہ سیف اللہ پر ہے، اس روڈ کے بننے سے تقریباً 50% ٹریفک divert ہو جائے گا ۔ اُس روڈ پر یہ جو ایکسیڈنٹ اور حادثات ہو رہے ہیں ان میں بھی کمی آجائے گی اسکی بنانے سے ۔ جی ۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ خزانہ):** اِسپیرہ راغہ روڈ کی جو اہمیت ہے اُس پر کسی کو شک وشبہ نہیں ہے لیکن یہ سڑک پی ایس ڈی پی میں شامل ہے اور اس کا سیریل نمبر 2529 ہے ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** مجھے بھی ایسا بتایا گیا ہے کہ اُس کے لیے 5 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں ۔

**وزیر محکمہ خزانہ:** تو میں اُن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اُن کا جو خدشہ ہے وہ درست نہیں ہے ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** ہاں یہ فیڈرل نے بھی اس کے لیے چونکہ یہ mutual فنڈ سے بنانا ہے صوبے اور فیڈرل، بیٹھ کر بات کرنے کی اجازت نہیں ہے زیرے کوئی اور بات کرنا چاہتا ہے تو بتا دیں ۔ چلیں شکریہ اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 25 جون 2020ء بوقت شام 4:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 7 بجکر 15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆